REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۸۰ روپے
فی پرچہ: ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۱۷ شوال ۱۴۰۳ ہجری — ۲۸ وفا ۱۳۶۲ ہش — ۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ وفا (جولائی)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران ربوہ سے تشریف لانے والے ایک مہمان کی زبانی ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور ایدہ اللہ الودود کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام اپنے محبوب اور پیارے امام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضورِ پُر نور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۴ وفا (جولائی)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ تربیتی دورہ کے سلسلہ میں مورخہ ۲۲ ۷ ۸۳ کی شام کو حیدر آباد تشریف لے گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب کرے اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

---

# دنیا کو نجات کی اسلامی راہ دکھانے کیلئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اسلام کا مبلغ بنے

## ہمیں لکھوکھا مبلغ میدانِ تبلیغ میں جھونکنے پڑیں گے تا دنیا اسلام میں داخل ہو سکے

## جب احمدی اسلام کی خاطر مرمٹنے کو تیار ہوں گے تو چند دنوں میں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا

### بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقدہ مجالسِ علم و عرفان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات

**مجلسِ عرفان منعقدہ ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء**

سب سے پہلے حضور کے ارشاد پر محترم وسیم احمد انور صاحب دار العلوم ربوہ نے درثمین سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ پہلا شعر تھا۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے، مرے محسن، مرے پروردگار

اس کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق (ایڈیشنل وکیل التبشیر) نے THE NEW RELIGION نامی کتاب کا خلاصہ پیش کیا۔ جسے مجلس نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ یہ کتاب مسٹر جیکب نیڈل مین کی تصنیف ہے جو پاکٹ بکس پبلشرز نے نیویارک میں شائع کی ہے۔ مصنف فلسفہ اور نفسیات میں پی ایچ ڈی ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے اسلام کے خلاف زہر اگلا ہے اور بے بنیاد اعتراض کئے ہیں۔ خلاصہ پڑھے جانے کا مقصد یہ تھا کہ احبابِ جماعت کو عیسائیت کے متعصبانہ اور مخالفانہ رویہ اور سوچ کا علم ہو سکے اور تاکہ احباب ایسے زہر آلود لٹریچر کے جوابات سوچیں۔ اور اسلام کے دفاع کا فریضہ بجا لائیں۔ خلاصہ پڑھے جانے کے بعد حضور نے فرمایا:-

**مغربی تہذیب کا المیہ**

یہ کتاب جس کا خلاصہ پڑھا گیا ہے اس کے بارے میں کوئی دوست کوئی سوال کرنا چاہیں یا اظہارِ خیال کرنا چاہیں دونوں باتوں کی اجازت ہے۔

اس پر ایک دوست نے کہا کہ اس کتاب میں ایسی تحریکات کا ذکر ہے جو آج ہم نے پہلی بار سنی ہیں۔ جماعت احمدیہ امریکہ میں ایک لمبے عرصہ سے اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے لیکن مصنف نے احمدیت کا ذکر نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور نے فرمایا:-

"یہ جتنی تحریکات ہیں امریکہ کے لئے یہ تماشے ہیں۔ اس کتاب میں دراصل تماشوں کا ذکر ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

---

# جلسہ سالانہ قادیان

## ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظرِ دعوت و تبلیغ قادیان

---


# "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)


ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۶۲ ہش

# کذبِ صریح کا اِعادہ

مذاہب عالم کے مقابلہ میں یہ امتیاز صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس کی مقدس آسمانی کتاب "قرآن مجید" جہاں ایک مکمل، دائمی اور عالمگیر شریعت کا درجہ رکھتی ہے وہاں خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس صحیفۂ فطرت کی رہتی دنیا تک لفظی و معنوی حفاظتِ تامّہ کا حتمی وعدہ بھی فرمایا ہے۔ قرآنِ حکیم کو دیگر تمام صُحفِ سماوی سے ممتاز کرنے والی ان ہر دو ناقابلِ تردید اور تجربہ شدہ صداقتوں کے باوجود بدقسمتی سے عوام غیر احمدی عُلماء قرآن مجید کی آیات کو جُزدی طور پر منسُوخ مانتے آئے ہیں۔ چنانچہ جہاں متقدمین پانچصد سے لے کر تین صد قرآنی آیات تک کے منسُوخ ہونے کے قائل رہے ہیں وہاں متاخرین نے بیس آیات کو منسُوخ قرار دیا ہے۔ جبکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحؒ نے منسُوخ آیات کی تعداد بہت کم کر کے بھی پانچ بتائی ہے (ملاحظہ ہو الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص۱)

یہ عقیدہ چونکہ قرآن کریم کی شان اور عظمت کو داغدار کر کے اس کی حقیقت اور حقانیت کو غیروں کی نگاہ میں مشتبہ کر دیتا ہے اس لئے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحیثیت "حکم و عدل" اس کی پُرزور الفاظ میں تردید فرمائی اور اس بارہ میں یہ ناطق فیصلہ صادر فرمایا کہ:۔

"علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے..... لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔" (الحق مباحثہ لدھیانہ ص۹۱)

نیز فرمایا:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کُتب سماوی ہے۔ اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام طبع اوّل ص۱۳۸)

اسی کے ساتھ آپؑ نے اپنی جماعت کو یہ تاکیدی نصیحت فرمائی کہ:۔

"جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے کسی حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا شُعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اس کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔" (کشتی نوح ص۲۳)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان واضح تحریری ہدایات کی روشنی میں دیگر تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ قرآن مجید اپنے الفاظ، معانی، اور اوامر و نواہی میں ہمیشہ کے لئے محکم، کامل اور زندہ شریعت کے طور پر قائم ہے۔ اور قائم رہے گا ——— یہی وہ چٹان ہے جس کی بنیاد پر قصرِ احمدیت کی عظیم الشان عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ اور اس مضبوط اور مستحکم چٹان کو دُنیا کی کوئی بھی آندھی اپنے مقام سے ہرگز ہلا نہیں سکتی۔

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کی ان واضح تحریرات اور جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کے باوجود مقامِ حیرت ہے کہ ہمارے مخالف غیر احمدی علماء انتہائی دیدہ دلیری کے ساتھ جماعت اور اس کے مقدس بانیؑ پر ہمیشہ سے تحریفِ قرآن کا انتہائی مذموم اور جھوٹا الزام باندھتے آئے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

چنانچہ حال ہی میں خوفِ خدا سے یکسر عاری ایک ایسے ہی نام نہاد عالمِ دین مولوی محمد وحیدالدین صاحب قاسمی کا ایک مضمون روزنامہ الجمعیۃ دہلی مجریہ ۲۱ جون ۱۹۸۳ء میں بھی شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے علامہ مفتی عبد اللطیف صاحب رحمانی کی تالیف "تاریخ القرآن" پر تبصرہ کرتے ہوئے سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام پر "آیاتِ جہاد اور ختم نبوت کی آیتوں میں دل کھول کر تحریف" کا بے ہودہ اور خود ساختہ الزام لگایا ہے۔ مولانا موصوف کا یہ مضمون کذب و افتراء کا وہ تازہ ترین شاہکار ہے جس کو پڑھتے ہی زبان بے ساختہ پکار اُٹھتی ہے کہ نبوت رسُولِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے تو جھوٹ اور بُہتان تراشی "مُلّا" پر۔

شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ نے یقیناً ایسے ہی علماء کے بارہ میں کہا ہے ؎

دینِ مومن فکر و تدبیرِ جہاد
دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

(خورشید احمد انور)

# ہم خُوگرِ وفا ہیں، ہم تو وفا کریں گے

ہم ہیں وفا کے خُوگر ہم تو وفا کریں گے
کوئی کرے جو چاہے ہم بس دُعا کریں گے

دیں کے لئے سہیں گے سب کچھ بطیبِ خاطر
ہر حال میں خُدا کی حمد و ثنا کریں گے

خوف و ملال ہم پر طاری کبھی نہ ہوں گے
ہر ابتلا پہ خوش ہیں اور خوش رہا کریں گے

ہے ختم ہر نبوّت تا حشر جس نبیؐ پر
ہم اُس نبیؐ کی خاطر جاں بھی فدا کریں گے

حق کی بشارتوں پر کامل یقیں ہے ہم کو
جن کو یقیں نہیں ہے نادِم ہُوا کریں گے

ہر قوم سیر ہو گی سرچشمۂ نبیؐ سے
دُنیا میں حشر ہم اب ایسا بپا کریں گے

دن دُور اب نہیں وہ جب پھر بفضلِ ایزد
اندلس میں حق کے پرچم گھر گھر اُڑا کریں گے

جس کو بھی جستجوئے دینِ حنیف ہوگی
اُس کے لئے دریچے ہم دِل کے وا کریں گے

یہ آبرو یہ دولت کچھ چیز ہی نہیں ہے
ہم دینِ حق کی خاطر جاں بھی فدا کریں گے

کر لیں گے رام اُن کو حُسنِ عمل سے اپنے
جو از رہِ عداوت جَور و جفا کریں گے

پَیرو ہیں ہم نبیؐ کے ہم انتقام کیوں لیں
جس پر عمل تھا اُسؐ کا ہم وہ کیا کریں گے

طائف میں زخم کھا کر کی تھی دُعا جو اُس نے
ہم بھی وہی دُعا اب ہر دم کیا کریں گے

سارے جہاں کی قومیں حلقہ بگوشِ دیں ہوں
اب فرضِ منصبی یہ ہم ہی ادا کریں گے

نُورِ محمّدیؐ سے ہر قوم ہو منوّر!
خلّاقِ دو جہاں سے یہ التجا کریں گے

تھا انتظار جن کا مہدی وہ آچکے ہیں
کرتے ہیں ہم یہ چرچا اور برملا کریں گے

اُترا ہے آسماں سے پھر زندگی کا پانی
شاداب جس سے دیں کے گلشن ہُوا کریں گے

صِدّیقؔ حال اپنا کہہ تو فقط خُدا سے
اہلِ جہاں بھلا کیا تیری دوا کریں گے

(محمّد صدیق امرتسری سابق مُبلّغ انگلستان و مغربی افریقہ)

# جماعت احمدیہ دنیا کی خادم ہے اسے خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد اور تیار رہنا چاہیئے

## خیل للرحمٰن کلب کو گھوڑوں کے ذریعے رابطے کا نظام قائم کرنا چاہیئے

## انسان کے بھی باہمی رابطے سوچنے اور قائم کرنے چاہئیں اسی طرح پیدل کے بھی اور سوار کے بھی!

(خیل للرحمٰن) سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب فرمودہ ۱۳ امان (مارچ) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

### اظہار تشکر

"اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے اس کا خاص فضل و کرم ہے کہ خیل للرحمٰن کا یہ سالانہ ٹورنامنٹ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس کے رحم و کرم کے ساتھ بہت ہی عمدگی سے بغیر کسی بدمزگی کے اور بغیر کسی حادثہ اور تکلیف کے اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس ٹورنامنٹ کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نے سارا سال محنت کی اور اس کے علاوہ مختلف سواروں نے بھی بڑی محبت اور پیار کے ساتھ گھوڑوں کو پالا۔ ان پر خرچ کیا اور ان کو تربیت دی۔ اور خود بھی تربیت پائی۔ علاوہ ازیں مرکزی خیل للرحمٰن کلب کے صدر عزیزم مرزا خورشید احمد صاحب نے بھی اس سلسلہ میں بڑی گہری دلچسپی لی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے مرکزی خیل للرحمٰن کلب کو جو گھوڑے تحفۃً دیئے تھے ان کی دیکھ بھال میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے سارا سال بڑی محنت سے توجہ دی۔ اور خدا کے فضل سے وہ گھوڑے جیسا کہ آپ نے دیکھے ہیں نہایت اعلیٰ حالت میں ہیں۔

### بعض قابل توجہ امور

اس ٹورنامنٹ کے دوران جو چند باتیں سامنے آئی ہیں جن میں ابھی بہت سی مزید توجہ کی ضرورت ہے اور بہت بہتر معیار پیش کرنے کی ضرورت ہے ان میں ایک اونچی چھلانگ کا مقابلہ ہے۔ گھوڑے کی اونچی چھلانگ میں جو گھوڑا اول آیا ہے اس کی اونچی چھلانگ ساڑھے تین فٹ تھی۔ اگر اطفال الاحمدیہ کا یہاں مقابلہ کروایا جائے تو اطفال بھی اس سے بازی لے جا سکتے ہیں۔ اور دوم سوم چھلانگ والا گھوڑا تو بالکل یوں لگتا ہے جس طرح مذاق ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گھوڑے کی چھلانگ ایک خاص مہارت کا کام ہے۔ اور اس کے لئے گھوڑوں کو لمبی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ ہر گھوڑا اونچی چھلانگ کے لائق ہوتا بھی نہیں۔ نسبتاً چھوٹے قد کی ایسی گھوڑیاں جن کا جسم گٹھا ہوا ہو وہ ایک خاص انداز کی گھوڑیاں ہوتی ہیں جو اونچی چھلانگ کے لئے انتخاب کی جاتی ہیں۔ اور ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔

### گھوڑے اور گھوڑ سوار کی تربیت

پھر لمبی دوڑ میں یہ دیکھنے میں آیا کہ اس میں بھی گھوڑوں کو پوری تربیت نہیں دی گئی۔ دراصل لمبی دوڑ صرف گھوڑے کی تربیت سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ سوار کی جفاکشی سے بھی بہت تعلق رکھتی ہے۔ لمبی دوڑ اس وقت تک گھوڑا سیکھ نہیں سکتا جب تک سوار لمبی دوڑ کرنے کا خود اہل نہ ہو۔ اور پھر سارا سال محنت نہ کرے۔ ایک دفعہ گھوڑے پر چڑھ جانا تو کوئی مشکل نہیں بڑی معمولی بات نظر آتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو اس کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ گھڑ سواری بڑی سخت چیز ہے۔ گھوڑے سے اترنے کے بعد کئی دن پھر وہ بستر پر پڑنے کے لائق بھی نہیں رہتے۔ ایک دفعہ کراچی کے ایک نوجوان میرے ساتھ ناصر آباد سندھ گئے انہوں نے نئے نئے گھوڑے دیکھے تو ان کو گھڑ سواری کا بہت جوش آیا چنانچہ ان کے لئے ایک نسبتاً کمزور گھوڑا چنا گیا اور اس پر سوار ہو کر وہ کھیتوں میں خوب پھرے۔ ان سے میں نے بار بار کہا کہ اب بس کریں۔ آپ کے لئے بعد میں مشکل پڑ جائے گی تو انہوں نے کہا نہیں بالکل ٹھیک ہوں۔ تازہ دم ہوں فکر نہ کریں۔ دوسرے دن جب صبح نماز کے لئے ان کو اٹھایا تو ان کی یہ حالت تھی کہ ان کو جگانے کے لئے جہاں ہاتھ لگاتا تھا وہاں سے چیخ نکلتی تھی۔ سر کو ہاتھ لگاتا تھا تو وہاں سے چیخ نکلتی تھی اور سیدھے بھی نہیں سوئے ہوئے تھے بلکہ الٹے سوئے ہوئے تھے۔ حالانکہ انہوں نے معمولی سی گھوڑ سواری کی تھی۔

### گھوڑ سواری کی عظیم الشان روایات

اس کے برعکس گزشتہ زمانوں میں جبکہ گھوڑوں سے باقاعدہ کام لیا جاتا تھا تو ایسے سوار بھی ہوتے تھے جو دن کو بھی گھوڑے کی پیٹھ پر سوار رہتے تھے رات بھی گھوڑے کی پیٹھ پر سفر کیا کرتے تھے۔ اور ایسے ایسے خطرناک علاقوں سے گھوڑوں کے قافلے گزرے ہیں اور ایسے شدید اور خطرناک موسموں کا مقابلہ ان سواروں نے اور ان کے گھوڑوں نے کیا ہوا ہے کہ آج کا انسان جدید ترین آلات کے باوجود بھی ان جگہوں پر چند گھنٹے نہیں گزار سکتا۔ جہاں ان قافلوں نے راتیں بسر کی ہوئی ہیں۔ چنانچہ جو پرانا تاتار کی تھا اس کے اندر ایک پہاڑی علاقہ کوہ قاف کہلاتا ہے اس کی بعض چوٹیوں پر اتنی شدید سردی پڑتی ہے کہ دوسری جگہوں پر بہت کم ایسی سردی دیکھنے میں آتی ہے۔ کہتے ہیں تاتاریوں کا ایک قافلہ وہاں سے اس طرح گزرا کہ رات ان کو اس درہ پر پڑی جہاں منفی ۵۰ یا ۶۰ درجے تک ٹمپریچر گر جاتا ہے۔ چنانچہ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ ان لوگوں نے وہاں رات بسر کی اور پھر اسی طرح گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کا اگلا مرحلہ طے کیا۔ موجودہ زمانہ میں تجربہ کیا گیا۔ ہیلی کاپٹر کے ذریعہ وہاں کچھ نوجوان پہنچے اور ان کو ہر طریق پر گرمی پہنچانے کے سارے سامان ان کے ساتھ تھے۔ یعنی بہترین خیمے اور ان کے اندر گرمی کا سارا سامان موجود تھا۔ بایں ہمہ وہ چند گھنٹے سے زیادہ وہاں نہیں ٹھہر سکے اور ان کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔

### انسان کا وفا شعار ساتھی

دراصل انسان کے اندر بھی خدا تعالیٰ نے بے انتہا مخفی طاقتیں رکھی ہوئی ہیں۔ اور انسان کے پرانے وفا شعار ساتھی گھوڑے کے اندر بھی بہت ہی شاندار مخفی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ دونوں کی صلاحیتوں کو بیک وقت نشوونما دینے کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کا گھوڑا اکیلا ہی ورزش کرتا رہے۔ اور وہ اپنی صلاحیتوں کو بہت اجاگر کرے۔ سوار کو بھی ساتھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے۔ سارے سال کی محنت کا ثمرہ ہے جس کے نتیجہ میں اچھے گھوڑے اور اچھے سوار تیار ہوتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے ایسے گھوڑوں کا ذکر ملتا ہے جن کے سواروں نے ایک ایک سو میل تک ایک ہی گھوڑے پر سفر کیا۔ بعض ایسے سوار بھی تھے جو اترے اور وہیں دم توڑ دیا۔ لیکن ایسے سوار بھی تھے جنہوں نے سو میل کا سفر کامیابی سے طے کیا اور اس کے باوجود زندہ رہے۔

### محنت اور جفاکشی

پس جب تک گھوڑوں کی تربیت نہ حاصل کی جائے اور اس سلسلہ میں محنت اور جفاکشی کی عادت نہ ڈالی جائے گھوڑ سواری ممکن نہیں۔ اور نہ گھوڑے کو تربیت دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ مناسب تربیت نہ ہونے کی وجہ سے گزشتہ سالوں میں عجیب منظر ہمارے سامنے آتا رہا ہے۔ اور اس سال بھی سامنے آیا ہے کہ نسبتاً اچھی نسل کے گھوڑے جن کے متعلق یہ شہرہ ہے اور جن کی پرانی تاریخی روایات ہیں کہ وہ لمبی دوڑوں میں سب سے زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں وہ دیسی نسل کے عام گھوڑوں سے بہت پیچھے رہ گئے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ دیسی نسل کے عام گھوڑوں کو روزانہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور ان پر زیادہ بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ اور اچھی نسل کے گھوڑوں کے مالک یا ان کے سوار نسبتاً تن آسان ہیں۔ یا زیادہ مصروف ہیں۔ نتیجۃً بنیادی طور پر بہتر صفات رکھنے کے باوجود وہ گھوڑے پیچھے رہ گئے۔ دراصل یہ تقسیم اس لئے کی گئی تھی کہ دیسی نسل کے گھوڑوں کو کہیں یہ شکوہ پیدا نہ ہو کہ ہماری اچھی نسل کے گھوڑوں سے مقابلہ کروا دیا جاتا ہے اور ہمیں آگے نکلنے کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا۔ اس وجہ سے دو الگ الگ دوڑیں رکھی گئی تھیں۔ نتیجہ بالکل الٹ نکلا ہے۔ اس لئے آج سے یہ دو تقسیمیں ختم کی جاتی ہیں۔ دیسی گھوڑے جب آگے آنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو کیوں نہ وہ باقاعدہ مقابلہ کر کے آگے آئیں۔ ان کو خواہ مخواہ بزدل بنایا ہوا ہے۔ اب اگر آئندہ سال دیسی گھوڑے سارے مقابلے جیت جائیں اور اچھی نسل کے گھوڑے نہ جیت سکیں۔ تو یہ اچھی نسل کے گھوڑوں اور ان کے مالکوں کا قصور ہوگا۔ لیکن آئندہ سال سے مقابلہ ایک ہی ہوگا۔

### گھوڑوں کی تربیت گاہ

علاوہ ازیں ایک بات یہ بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ گھوڑوں کی تربیت کا سکولنگ (SCHOOLING) کی طرز پر کوئی انتظام نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں نے گھوڑوں کو تربیت دینے کے لئے ایک باقاعدہ نظام قائم کیا ہوا ہے۔ مختلف یورپین ممالک میں ایسے سکولز ہیں جہاں سے باقاعدہ گھوڑا ایف۔ اے بھی پاس کرتا ہے۔

اور بی۔ ڈی بھی پاس کرتا ہے۔ ساڑھے چار سال کے کورس پر اس کو ڈگری ملتی ہے۔ اور وہ گھوڑے اتنے تربیت یافتہ ہوتے ہیں کہ مالک کے اشاروں پر ایسے ایسے عجیب کام دکھا سکتے ہیں کہ ایک عام گھوڑا جس کو ہم گھوڑا سمجھتے ہیں یہ اس کے مقابل پر ذہانت اور تربیت کے لحاظ سے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا چنانچہ ایسے سکولوں کے تربیت یافتہ گھوڑے اور پھر ایسے سکولوں کے تربیت یافتہ گھوڑسوار دنیا میں بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھاتے ہیں۔

### گھوڑسواری کی تربیت

ہمارے ملک کا جو سول معاشرہ ہے اس میں گھوڑسواری کی ٹریننگ دینے والے اچھے لوگ بہت کم ملیں گے لیکن غیر قوموں میں ان کا تعلق زیادہ تر غیر فوجی معاشرہ سے ہے کیونکہ گھوڑسواری کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے سکول ہیں جو غیر فوجی بھی ہیں اور بڑی اچھی تربیت دیتے ہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو تربیت دیتے ہیں۔ تربیت کے مختلف حصے مقرر ہیں مثلاً حادثہ کی صورت میں گھوڑے سے گرنا کس طرح ہے اس کی بھی تربیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ تیز رفتار سرپٹ گھوڑے پر سے ایک بچہ گرتا ہے دو تین قلابازیاں کھا کر وہ اسی طرح کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو کوئی بھی چوٹ نہیں آتی جبکہ ہمارے ہاں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بڑے اچھے سمجھے جانے والے سوار گرتے ہیں تو ٹانگیں تڑوا لیتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان کو گرنے کی بھی تربیت نہیں دی گئی ہوتی۔ حالانکہ گرنا تو گھوڑسواری کا ایک لازمی حصہ ہے کبھی سوار گر جاتا ہے کبھی گھوڑا گر جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہوتا ہی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں نے اپنی چھوٹی بیٹی طوبیٰ کو ناصر آباد سندھ میں جب گھوڑے پر سوار کیا تو اس کو خوب اچھی طرح آگاہ کر دیا کہ ہو سکتا ہے کہ تم گر کر پیدل ہی واپس پہنچو۔ اب اگر چڑھنی ہو تو چڑھو۔ وہ ہے تو چند سال کی مگر اس نے جرأت کی اور یہی ہوا کہ گھوڑا الگ آیا اور وہ الگ آئی۔ لیکن چونکہ اس کو وارننگ WARNING دے دی گئی تھی اور میں نے اسے کہا تھا کہ دیکھو رکابوں میں پاؤں نہ پھنسے رہیں۔ گرنے لگو تو پھر چھلانگ لگا دینا چنانچہ اس نے چھلانگ لگائی اور اللہ کے فضل سے صحیح سلامت واپس آگئی۔ کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی کچھ نہیں ہوا۔

### گھوڑسواری کا ایک خاص پہلو

پس گھوڑے سے گرنا بھی ایک ٹریننگ چاہتا ہے۔ جاپانیوں نے تو اس میں بڑی ترقی کی ہے۔ جاپان میں تربیت دی جاتی ہے کہ ستر اسی میل کی پوری رفتار پر کار یا سکوٹر جا رہا ہے اور اچانک ایک ٹیلہ، دیوار سے ٹکرا گئے تو سوار اسی رفتار سے باہر نکل جائے اور اس پر بھی وہ بغیر چوٹ لگے کس طرح بچ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک پہیہ کا رولنگ سسٹم بنایا ہے۔ سوار کو تربیت دی جاتی ہے کہ وہ گرنے سے پہلے پہلے اپنی ٹانگوں کو پکڑ کر گول پہیہ بن جائے اور اس طرح وہ پہیے کی طرح رول کرتا ہوا بڑی دور نکل جاتا ہے جس طرح بعض دفعہ حادثہ میں موٹر کا پہیہ نکل جاتا ہے تو وہ موٹر سے آگے نکل جاتا ہے اسی طرح وہ رول کرتے رہتے ہیں۔ مجھے ایک جاپانی دوست نے بتایا کہ وہاں تو عام طور پر یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ حادثہ ہوا اس کے بعد دو چار "پہیے" سواروں کے دور آگے آگے نکل گئے۔ اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ ان کی نہ ہڈی ٹوٹتی ہے اور نہ زیادہ زخم آتے ہیں۔ معمولی خراشیں تو آتی ہیں اور کچھ نہ کچھ چوٹ تو لگتی ہے۔ لیکن معمولی زخموں کی حد تک رہتی ہے۔ چوٹ کا اصول یہ ہے کہ جتنی جلدی حرکت کو سکون میں تبدیل کیا جائے اتنی زیادہ چوٹ لگے گی۔ رکنے میں وقت لگتا ہے۔ تیز رفتار سے جب ٹکراتے ہیں تو ٹکر کے نتیجہ میں اچانک رکتے ہیں تو جتنی رفتار تیز ہو اور جتنی جلدی رکے اتنا زیادہ زخم جسم کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس سائنٹفک اصول پر انہوں نے یہ سوچا کہ IMPACT کو لمبا کر دیا جائے۔ زمین پر گرتے ہی سوار کھڑا نہ ہو جائے۔ زمین اس کو روک نہ سکے بلکہ اس کی حرکت جاری رہے اور آہستہ آہستہ رکے۔ غرض اس اصول کے مطابق انہوں نے یہ فن ایجاد کیا اور اب اس پر بڑی وسعت کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔

پس ہم نے سواروں کو گرنا بھی سکھانا ہے۔ ان کو چڑھنا بھی سکھانا ہے۔ بعض سوار چڑھنے میں بنیادی غلطیاں کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بڑے اچھے سوار ہوتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سوار جب نیزہ لے کر نکلتے ہیں تو بعض دفعہ وہ اپنا بیلنس یعنی توازن چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ وہ بڑے اچھے سوار ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو بنیادی اصول معلوم نہیں۔ ہمارے ملک میں تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ پرانے زمانے میں گھٹنے جمائے رکھنے کا اصول بڑی سختی سے سکھایا جاتا تھا۔ سواروں کے پاس ہونے کے لئے یہ شرط ہوتی تھی کہ پرانے زمانہ کی چھوٹی چاندی کی ایک چونی دائیں گھٹنے کے نیچے اور ایک بائیں گھٹنے کے نیچے یعنی گھوڑے کی پیٹھ اور سوار کے گھٹنوں کے درمیان رکھ دی جاتی تھی۔ اور پھر لمبی دوڑیں سرپٹ اور مختلف چالوں میں دوڑنے کے بعد سوار کے گھٹنوں سے اگر وہ چونیاں اسی طرح موجود نکل آئیں تو اس کو سوار سمجھا جاتا تھا۔ اور اگر راستے میں گر گئی ہوں تو وہ اس قابل نہیں ہوتا تھا کہ اسے پاس کیا جائے۔ تو ایسے ایسے سخت ٹیسٹ بھی کئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر سوار کے گھٹنے جمے رہیں تو وہ اس کے اردگرد PIVOT ہوتا رہتا ہے۔ سوار اچھلتا ہے واپس آتا ہے لیکن اس کی PIVOTING MOVEMENT ہوتی ہے۔ اس میں گھٹنے گویا میخ کے ساتھ جڑے گئے ہوتے ہیں اور پھر خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ گھوڑا اچانک مڑے بھی تب بھی سوار سامنے تو آجائے گا لیکن پیٹھ سے نہیں گر سکتا۔

### گھوڑسواری کے کرتب

اسی طرح اور بہت سے سواری کے کرتب ہیں جو سواری میں دلچسپی بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہاں ہمارے ملک ہارون سلطان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بڑی مہارت تھی۔ اب تو شاید کرتب دکھلانے سے گھبراتے ہیں۔ لیکن پہلے گھوڑسواری کے دوران بڑے اچھے اچھے کرتب دکھاتے رہے ہیں۔ مثلاً گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا ہے اس کی پیٹھ پر کھڑا ہو جانا۔ جگہ بدلنا۔ ایک طرف نیچے اترنا پھر دوسری طرف سے واپس چلے جانا کئی قسم کے کرتب ہیں۔ ان تمام امور کی طرف خیل للرحمٰن کلب کو توجہ دینی چاہیئے۔ اور ایسے ماہر ڈھونڈنے چاہئیں جن کو بیشک تنخواہ دے کر کچھ مہینوں کے لئے رکھ لیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ مگر وہ یہاں کچھ آدمیوں کو ٹرینڈ کر دیں۔ اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر ہماری جو کلبیں ہیں ان کو بھی موقع دیا جائے کہ وہ اپنی طرف سے ایک ایک سوار ٹریننگ کے لئے بھیجیں جو نسبتاً کم عمر کا ہو۔ کیونکہ بڑی عمر میں تربیت حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر جگہ سے ایک سوار اپنا گھوڑا لے کر ربوہ آئے اور یہاں پوری تربیت حاصل کرے۔ دونوں قسم کی تربیت یعنی گھوڑے کو تربیت دینا اور خود سوار کا تربیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس رنگ میں ہم ایک ربوہ سکول آف رائیڈنگ یا خیل للرحمٰن سکول آف رائیڈنگ شروع کر سکتے ہیں جس سے گھوڑ دوڑ کا عمومی معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بلند ہو جائے گا۔

### گھوڑے پالنے کی اصل غرض

آخر پر ایک اور بات میں یہ کہوں گا کہ ہمارا گھوڑے رکھنا جیسا کہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ رَابِطُوا کے تابع ہے۔ رَابِطُوا کا مطلب ہے کہ امکانی خطرات کے پیش نظر صف آرا تیار اور مستعد رہنا۔ یعنی انسانی بیرونی سرحدوں کی بھی حفاظت کرنا تاکہ اچانک کسی طرف سے بھی حملہ نہ ہو سکے۔ اس پہلو سے کہا تو یہ گیا ہے کہ یہ گھوڑے اسی غرض سے رکھتے ہیں۔ لیکن اچانک کیا خطرات پیش آ سکتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہمارے گھوڑسواروں کو کیا کرنا چاہیئے یا کیا ہنگامی کام کرنے ہوں گے اس پر غور نہیں ہوا۔ اب مثلاً دنیا میں اگر ATOMIC WAR ایٹمی جنگ شروع ہو جائے تو کس قسم کے خطرات پیش آ سکتے ہیں۔ اور انسان کو دوبارہ کس حالت کی طرف لوٹنا پڑے گا۔ اور اس میں گھوڑے کیا کردار ادا کریں گے۔ یہ ہے بنیادی چیز جس پر غور ہونا چاہیئے۔ اب تو حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ ایسی جنگیں ہوں گی جن میں ایسی ریڈیائی لہریں پھینکی جائیں گی کہ تیس تیس میل تک تو ثابت ہو چکا ہے کہ وہاں بجلی کی کوئی چیز بھی کام نہیں کرے گی۔ یعنی اطلاع دینے والے تمام نشریاتی رابطے کلیۃً مردہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ تار۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ ٹیلیویژن کسی ذریعہ سے بھی کوئی خبر نہیں پہنچائی جا سکے گی۔ لاؤڈ سپیکر بھی کام نہیں کریں گے تیس میل کے دائرہ میں نشریاتی نظام مکمل طور پر تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ امریکہ کے "اے ویکس" طیاروں کے ذریعہ اس طریق پر کامیاب تجربے ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں تین تین سو میل کے دائرہ میں گو کلیۃً تو نہیں مگر جزوی طور پر نشر و اشاعت کے نظام ختم ہو جائیں گے۔ مثلاً ٹیلیفون کا نظام جاری رہے گا۔ باقی نظام DEAD ہو جائے گا۔ اس پر بھی انہوں نے تجربہ کر کے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ لیکن ایٹم بم کی صورت میں تو دنیا کے مواصلاتی نظام یعنی موٹر کاروں۔ ہوائی جہازوں۔ سمندری جہازوں اور ریل گاڑیوں کے جاری رہنے کا سوال ہی نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں گھوڑوں کو رابطے کے کام میں بہت بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ لیکن رابطے کے لئے پہلے سے تیاری ہو گی تو وہ رابطے کے کام کر سکیں گے۔ جن لوگوں کو راستوں ہی کا پتہ نہیں کہ کس جماعت سے پیغام لے کر کس جماعت تک پہنچنا ہے۔ یعنی نیویگیشن کا پتہ نہ ہو اور جگہ کا علم نہ ہو کہ ہمارا آپس کا رابطہ ہے اور اس موقعہ پر ہمیں یہ کام کرنے ہوں گے اس وقت تک ہنگامی ضرورت پوری نہیں کر سکیں گے۔ مثلاً جنگ کی ضرورت بڑی ہنگامی اور اچانک آئے گی۔ اس وقت تو آپ تیاری نہیں کر سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ ہنگامی ضرورت پوری نہیں کر سکیں گے۔

### خیل للرحمٰن کلب کی ذمہ داری

پس جس طرح سائیکلوں کا ایک نظام قائم ہوا اس میں سائیکلوں کے قافلے ربوہ آنے شروع ہوئے۔ اور ضلع کی سطح پر جماعتوں کے آپس کے روابط قائم ہونے شروع ہوئے اسی طرح خیل للرحمٰن کلب کو گھوڑوں کے رابطوں کا بھی نظام قائم کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ گھوڑوں کی ہنگامی ضروریات کیا ہو سکتی ہیں۔ اور راشن کی سہولت کیا کیا ہو گی۔ اس قسم کی ساری چیزیں زیر غور آنی چاہئیں تاکہ خدانخواستہ صرف جماعت ہی کو نہیں بلکہ ہمارے ملک کو بھی اگر اچانک ہماری خدمت کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو خیل للرحمٰن کلب اپنے دائرہ میں ایک بہت بڑی خدمت کر سکتی ہے۔ اور سائیکل سوار اپنے دائرہ

میں ایک الگ خدمت کر سکتے ہیں ۔

بعض صورتوں میں گھوڑے پر سائیکل کو فوقیت حاصل ہے ۔ مثلاً سائیکل روٹی نہیں مانگتا ۔ پٹھے نہیں مانگتا ۔ اور جہاں سائیکل آپ کو نہیں اُٹھا سکتا وہاں بعض دفعہ آپ سائیکل کو اُٹھا لیتے ہیں ۔ لیکن آپ گھوڑے کو سر پر نہیں اُٹھا سکتے ۔ جہاں گھوڑا اَڑ جائے گا وہاں پھر گھوڑا کھڑا ہی ہو جائے گا ۔ پھر آپ اس کا کچھ نہیں کر سکتے ۔ چنانچہ آج لمبی دوڑ میں واپسی پر میاں لقمان کے گھوڑے نے انکار کر دیا ۔ اور اُن کی کچھ بھی پیش نہیں گئی ۔ اس نے ساف جواب دے دیا کہ میں نے ایک قدم آگے نہیں جانا ۔ چنانچہ گھوڑے کو وہاں چھوڑا اور خود موٹر پر بیٹھ کر آ گئے ۔

پس ہر ذریعہ کے اپنے اپنے کچھ فوائد ہیں ۔ کچھ کمزوریاں بھی ہیں ۔ اور اگر سارے ذرائع استعمال ہوں تو کمزوریوں والے پہلو بعض دُوسرے فوائد والے پہلوؤں کے نتیجہ میں مغلوب ہو جاتے ہیں ۔ اور انسان زیادہ عمدگی سے فرائض کو سرانجام دے سکتا ہے ۔ خود انسان کو ہر سواری پر ایک فوقیت حاصل ہے ۔ آج تک ایسی کوئی سواری ایجاد نہیں ہوئی جو انسان کی طرح VERSATILE یعنی بہت سے کاموں کی صلاحیت رکھنے والی ہو ۔ ایک پیدل انسان کی طرح چلنے والی دو ٹانگوں کی مشین بنانے پر سائنسدان کروڑہا روپیہ خرچ کر چکے ہیں ۔ اور اب تک اس مشین کا صرف ایک معذور سا سایہ بنا سکے ہیں جو تین میل کی رفتار سے زیادہ نہیں چل سکتی ۔ اور ہر جگہ اتنی باریکی کے ساتھ نہیں پہنچ سکتی جس طرح انسان پہنچ سکتا ہے ۔ اور اس مشین میں بیلنس کوئی نہیں ہے ۔

پس جہاں تک رابطہ کا تعلق ہے انسان کے باہمی رابطے بھی قائم کرنے اور سوچنے چاہئیں ۔ پیدل کے بھی اور سوار کے بھی ۔ تاکہ ہر ضرورت کے وقت جماعت احمدیہ جو دُنیا کی خادم ہے وہ ہر مُلک میں جہاں جہاں بھی جماعت قائم ہو خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد اور تیار رہے ۔ اور انسانی ضرورتوں کو پُورا کرنے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہو ۔

جہاں تک خیل للسترشٰن کا تعلق ہے اُمید ہے یہ کلب ایسے ہی تمام اُمور پر غور کر کے آئندہ سال ہر پہلو سے ایک بہتر ٹورنامنٹ منعقد کرانے میں کامیاب ہو گی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

اب میں دُعا کروا دیتا ہوں ۔ سب دُعا کریں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس طرح خیر و عافیت سے یہ ٹورنامنٹ ختم ہُوا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے فضل سے سب سواروں اور گھوڑوں کو خیر و عافیت سے اپنے اپنے مقام پر واپس پہنچائے ۔ آمین ؛

( منقول از الفضل ربوہ ۲۲ جون ۱۹۸۳ء )

---

**درخواست دُعا :-** مکرم چوہدری محمد نعیم اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم امیر کراچی برادر اکبر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر لاہور بعارضہ دل بیمار رہے ہیں اور بغرض علاج لندن تشریف لے گئے ہیں ۔ جہاں ان کے دل کا آپریشن ہوگا ۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار :- عبدالمالک نمائندہ خالد / تشحیذ الاذہان لاہور ۔


خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں — !!

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد ۔ کراچی

فون نمبر :- ۶۱۷۰۶۹


# ایک داعی الی اللہ کا تبلیغی مکتوب

گزشتہ دنوں پاکستان کے ایک عالمِ دین نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بعض استفسارات پر مشتمل ایک مکتوب ارسال کیا تھا جس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد انچارج شعبہ "تاریخِ احمدیت" ربوہ نے مولانا موصوف کو جو تبلیغی مکتوب بذریعہ رجسٹری بھجوایا اس کا مکمل متن قارئینِ بدر کے افادہ کے لئے درجِ ذیل ہے ———— ( ادارہ )

---

محترم مولانا صاحب !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ،

آنمخدوم کا گرامی نامہ بابت کتاب "وصالِ ابنِ مریمؑ" امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں موصول ہُوا ۔ جزاکم اللہ ۔

عرضِ خدمت ہے کہ یہودی قانونِ شریعت کے مطابق "جسے **پھانسی** ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے ۔" ( استثناء باب ۲۱ آیت ۲۳ ) بالفاظِ دیگر وہ قُربِ الٰہی سے دُور و مہجور ہے ۔ اور اس کا رفعِ رُوحانی اللہ کی طرف نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ملعون کا لفظ مرفوع کے مقابل آتا ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ یہود نے سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کو دیگر ذرائع چھوڑ کر بذریعہ صلیب قتل کرنے کا منصوبہ باندھا تا آپ کو معاذ اللہ ملعون ثابت کریں ۔ پس سُورۃ نساء کی آیت ۱۵۸ - ۱۵۹ کا نزول دراصل لعنتی موت کی تردید کے لئے ہُوا ۔ اور اللہ جلّشانہ نے فیصلہ فرما دیا کہ حضرت مسیح مقرّبِ بارگاہِ الٰہی تھے ۔ اور اگرچہ بائیبل میں یہی لکھا ہے کہ یسوعِ مسیح قتل کر کے کاٹھ پر لٹکا دیئے گئے ۔ ( اعمال باب ۵ آیت ۳۰ ) **مگر قرآن مجید نے یہ تاریخی انکشاف کر کے یہودیوں اور عیسائیوں دونوں پر ضربِ کاری لگائی کہ یہودی نہ انہیں قتل کر سکے نہ صلیب پر مار سکے پس وہ مرفوع ہوئے نہ کہ ملعون ۔**

کتاب "وصالِ ابنِ مریمؑ" میں اسی قرآنی صداقت کو تاریخی شواہد کی روشنی میں آفتاب نیمروز کی طرح ثابت کیا گیا ہے جس پر ہر سچے مسلمان کو حضرت مؤلف کا ممنون ہونا چاہیئے ۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ نہ صرف غیر مسلم سکالر بلکہ دُنیائے اسلام کے فاضل اور محقق علماء ، مفکر اور دانشور بھی تحریکِ احمدیت کی بدولت اس قرآنی صداقت کے ( جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا چمکتا ہُوا نشان ہے ) نہایت تیزی سے قائل ہوتے جا رہے ہیں ۔ بطور نمونہ چند اقتباسات درجِ ذیل ہیں :-

**اوّل :-** مشہور دیوبندی عالم مولانا عُبیداللہ سندھی اپنی تفسیر "الہام الرحمٰن" جلد ۱ صفحہ ۳۹۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"مفسرین نے ایک قصہ بنا دیا اور مسلمان اس پر ایمان لے آئے کہ مسیح رفع کر لیا گیا اور اس کا ایک حواری اس کی صورت بن گیا ۔۔۔ بل رفعہ اللہ ۔۔۔۔ یہ کلمہ قرآن میں ایک بار مستعمل نہیں ہُوا بلکہ اس کلمہ کی بہت سی مثالیں اور نظائر ہیں ۔ **جسے اجتماعیت میں مقامِ عالی حاصل ہو تو قرآن اسے رفیع کے ساتھ موصوف کرتا ہے ۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے مسیحؑ کا درجہ بلند کیا ۔**"

**دوم :-** مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے مذکورہ آیتِ کریمہ کا اپنے قلم سے یہ ترجمہ کیا ہے کہ :-

"اور ( نیز ) اُن کا کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو جو خدا کے رسُول ( ہونے کا دعویٰ کرتے تھے ) سُولی پر چڑھا کر قتل کر ڈالا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سُولی پر چڑھا کر ہلاک کیا بلکہ حقیقت اُن پر مشتبہ ہو گئی ( یعنی صُورتِ حال ایسی ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا ہم نے مسیح کو مصلوب کر دیا حالانکہ نہیں کر سکے تھے ) اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ( یعنی عیسائیوں نے ، جو کہتے ہیں مسیح مصلوب ہوئے لیکن اس کے بعد زندہ ہو گئے ) تو بلاشبہ وہ اس کی نسبت شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔ اس بارے میں اُن کے پاس کوئی یقینی بات نہیں بجز اس کے کہ ظن و گمان کے پیچھے جائیں اور یقیناً انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ سب پر غالب رہنے والا اور اپنے تمام کاموں میں حکمت رکھنے والا ہے ۔"

( "ترجمان القرآن" جلد ۱ ص ۳۷۵ )

آپ نے ایک اور مقام پر یہ بھی لکھا ہے کہ :-

**"وفاتِ مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے ۔"**

( "ملفوظاتِ آزاد" صفحہ ۱۳۰ )

**سوم** :- تہران سے ترکی عالم علامہ میر محمد کریم کے ترجمۂ قرآن کا فارسی ایڈیشن "تفسیر کشف الحقائق" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جو اس آیت بل رفعہ اللہ کی تشریح حسب ذیل الفاظ میں درج ہے :-

"بالا برد ــ خداوند تعالیٰ بجمیع مخلوقات غالب بودہ از روئے حکمت، عیسیٰ را از دست یہودیان نجات داد۔ و مقصود از بالا بردن روح حضرت عیسیٰ میباشد زیرا دخول شدن بدن بعالم ارواح محال است چنانکہ ضمن آیۃ ۵۵ سورہ آل عمران ذکر شدہ و از آیہ آخر سورۂ مائدہ ہم این مطلب معلوم میشود آنچہ ازاین آیہ مستفاد میشود این است کہ یہود یہا یقیناً بحضرت عیسیٰ تسلط نیافتہ و اُو را بقتل نرساندہ اند۔" (صفحہ ۱۱۴)

**چہارم** :- الاستاذ احمد مصطفیٰ المراغی مصری عالم آیت بل رفعہ اللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ :-

"قال ابن جریر نقلاً عن ابن جریج فرفعہ ایاہ توفّیہ ایاہ وتطہیرہ من الذین کفروا ای فلیس المراد الرفع الی السماء بالروح والجسد ولا بالروح فقط وفی تفسیر ابن عباس معنی الرفع رفع الرُّوح ولکن المشہور بین جمہرۃ المفسرین وغیرہم ان اللہ تعالیٰ رفعہ بروحہ وجسدہ بدلیل حدیث المعراج اذ ان النبی راٰہ ہو و ابن خالتہ یحییٰ فی السماء الثانیۃ وانت ترٰی انہ لا دلیل لہم فی ذالک اذ لو دل ہذا علیٰ مایقولون لدلّ علیٰ رفع یحییٰ و سائر من راٰہم من الانبیاء فی سائر السمٰوٰت و الارض ولا قائل بذالک۔"

(تفسیر مراغی جلد ۶ ص ۱۳-۱۵ مطبوعہ مصر)

نیز لکھتے ہیں :-

"وقال الرازی ــ المعنیٰ رافعک الیٰ محل کرامتی وجعلہ رفعاً للتفخیم والتعظیم کقولہ حکایۃً عن ابراہیم انی ذاہبٌ الیٰ ربی، وہو انما ذہب من العراق الی الشام والمراد رفعہٗ الیٰ مکان لا یملک الحکم فیہ علیہ الا اللہ۔" (ایضاً صفحہ ۱۵)

آپ کی معلومات میں اضافہ کی خاطر یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ حال ہی میں شرقِ اوسط کے ایک مشہور اخبار "الرأی" (اُردن) نے اپنی ۴-۱۱-۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء کی تین اشاعتوں میں وفاتِ مسیح کے نظریہ کی تائید میں نہایت پُرزور، مدلل اور مبسوط مقالہ شائع کیا ہے۔

بہر حال مجھے یقین ہے کہ اگر آپ بھی عرب و عجم کے ان فاضل علماء کی طرح گہری نظر سے غور و فکر فرمائیں گے تو آپ کو نہ صرف یہ کہ نحوی، منطقی یا فلسفی موشگافیوں کی زحمت سے نجات مل جائے گی بلکہ ایک عاشقِ رسول کی حیثیت سے آپ کو قرآن مجید جیسی زندہ اور علمی اکتشافات سے لبریز کتاب پر ایک زندہ بصیرت حاصل ہو جائے گی۔ اور زبان پر دُرود جاری ہو جائے گا وما ذٰلک علی اللہ بعزیز !

مولانا ! میں آپ کی توجہ اس عقیقت افروز کتاب کے صفحہ ۲۸-۲۹ کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں حدیث نبوی وَارْفَعْنِیْ (ابن ماجہ) اور "اذا تواضع العبد رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ" (کنز العمال جلد ۲ ص ۲۵) کے علاوہ خاص طور پر آیت قرآنی ورفعنٰہ مکاناً علیاً (مریم : ۵۸) کا ذکر ہے۔ جس سے صاف کھل جاتا ہے کہ رفع اِلی اللہ کا مطلب، قربِ الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ مذکورہ آیت کے معنی زمانہ حال کے بعض نامور علماء کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے:-

**۱** - مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری :-

"ہم نے اس کو ایک بڑے عالی مرتبہ پر بلند کیا تھا۔" (تفسیر ثنائی)

**۲** - مولانا حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی :-

"ہم نے ان کو رتبہ بلند پر رفعت دی۔" (مقبول ترجمہ قرآن حکیم)

**۳** - مولانا سید امداد حسین شاہ صاحب :-

"ہم نے اسے ایک بلند مرتبہ جگہ پر رفعت دی تھی۔" (القرآن المبین)

**۴** - مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب :-

"اس کا سیدھا سادھا مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس کو بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ لیکن اسرائیلی روایات سے منتقل ہو کر یہ بات ہمارے ہاں بھی مشہور ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس کو آسمان پر اُٹھا لیا۔" (تفہیم القرآن)

یاد رہے کہ حضرت امام ابن تیمیّہ (متکلم اسلام) کی تحقیق کے مطابق بالکل یہی معاملہ حضرت مسیح کی شخصیت کے بارے میں ہُوا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"واما مایذکر عن المسیح انہ رفع الی السماء ولہ ثلاثۃ وثلاثون سنۃ فہذا لا یعرف لہ اثر متصل۔"

(زاد المعاد جلد ا ص ۳۵)

شہرۂ آفاق حنفی بزرگ حضرت علامہ ابن عابدین شامی مصنف "ردّ المختار" نے اسی نظریہ کا ذکر کرتے ہوئے واضح طور پر لکھا ہے کہ :-

"وہو کما قال فان ذٰلک انما یروٰی عن النصارٰی۔"

(تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹ از نواب صدیق حسن خاں)

مندرجہ بالا حقائق پیش خدمت کرنے کے بعد یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ بزرگانِ اُمت نے "رفعہ اللہ الیہ" کے الفاظ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس کے لئے بھی استعمال فرمائے ہیں، جو اس محاورہ کو سمجھنے کے لئے ایک زبردست کلید کی حیثیت رکھتے ہیں اور ہر عالمِ دین کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

چنانچہ "عمدۃ المحققین فخر الآخرین" حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدّث دہلوی فرماتے ہیں:-

"رفعہ اللہ الیہ اعلیٰ علیّین وتوفاہ اللہ وہو ابن ثلث وستین صلی اللہ علیہ وسلّم۔"

(ماثبت بالسنۃ صفحہ ۳۹)

اسی طرح فرقہ امامیہ کے ممتاز مفسّر العارف المحقّق حضرت محمّد بن مرتضیٰ الفیض الکاشانی رح فرماتے ہیں :-

"وفی الکافی فی خطبۃ الوسیلۃ لامیر المؤمنین حتیٰ دعا اللہُ نبیّہٗ و رفعہ الیہ۔"

(تفسیر الصافی جلد ا صفحہ ۳۰۴)

آنمکرم نے اپنے مراسلہ کے آخر میں سورہ زخرف کی آیت "لما ضرب ابن مریم مثلاً" اور "انہ لعلم للساعۃ" کا ذکر فرمایا ہے۔ سو واضح ہو کہ مثل کا لفظ عربی زبان میں شبیہ اور نظیر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ المنجد میں ہے :-

"مَثَلَ فلاناً صار مِثْلَہٗ۔ مَثَّلَ فلان بفلانٍ شبّہہٗ بہ۔ المثل جمع امثال۔ الشبیہ والنظیر۔"

جہاں تک آیت اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ کا تعلق ہے، اسلامی لٹریچر میں اس کی متعدد تفاسیر ملتی ہیں۔ حضرت حسن بصری، حضرت حماد بن سلمہ۔ اور حضرت عاصم کے نزدیک اِس سے مراد قرآن مجید ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی)

شیعہ مفسّر حضرت علامہ کاشانی اس کو حضرت علیؓ اور حضرت عیسیٰ دونوں پر محمول فرماتے ہیں۔

اور اہلسنّت میں سے حضرت مقاتل بن سلیمان اور ان کے ہم مسلک مفسّرین اور اہلِ تشیّع بزرگ حضرت علامہ باقر مجلسی جیسے اکابر اس آیت کا مصداق حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں۔

(حاشیہ النبراس شرح العقائد صفحہ ۴۴۷ - بحار الانوار مطبوعہ تہران جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۱)

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی جناب سے عِلمِ قرآن اور اس کے حقائق و معارف سے بہرہ ور فرمائے۔ کہ ہر ایک قدرت و طاقت اسی کو حاصل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"کتاب اللہ علیٰ اربعۃ اشیاء۔ العبارۃ و الاشارۃ واللطائف والحقائق۔ فالعبارۃ للعوام۔ والاشارۃ للخواص۔ واللطائف للاولیاء۔ والحقائق للانبیاء۔"

(تفسیر عرائس البیان صفحہ ۴)

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

والسلام

**دوست محمّد شاہد ربوہ**

۲۸ ر اپریل ۱۹۸۳ء

## دُعائے مغفرت

مکرم شیخ داؤد احمد صاحب نے رنگون سے اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ مورخہ ۳۰ ر مئی ۱۹۸۳ء بوقت صبح ۵ بجے اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کم وبیش ۵ سال بسترِ علالت پر رہیں۔ نیک، مخلصہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند نہایت شفیق اور ابتلاء ومشکلات میں صبر کرنے والی خاتون تھیں۔ قارئینِ بدر سے مرحومہ کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :- سُلطان احمد ظفر

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ

## مجالس عرفان: بقیہ صفحہ اوّل

مذہب کا ذکر نہیں ہے جماعت احمدیہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مذہبی تحریک ہے تماشا نہیں ہے۔

مغربی دنیا پر اس وقت جو مایوسی کا عالم طاری ہے۔ یہ سارے اسی پر شکار کرنے بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح مردہ جسم کے اوپر جراثیم آجاتے ہیں۔ گدھیں اور اسی قسم کے دوسرے جانور آجاتے ہیں۔ اسی طرح ساری دنیا سے امریکہ میں ان تحریکات کی لاش پر جو گدھیں وغیرہ اکٹھی ہو رہی ہیں اس کتاب میں اُن کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ احمدیت تو اللہ کے فضل سے گدھ نہیں ہے۔ یہ تو اپنا تازہ شکار کرنے والی چیز ہے مصنف اگر ہمیں ان تحریکات میں شمار کرتا تو ہم اس کو احتجاج کا خط لکھتے کہ تم نے یہ کیا حرکت کی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا کو اس وقت شدید پیاس ہے اس کتاب کا خلاصہ اس نقطہ نظر سے سننے والا تھا حق کی تلاش کی اتنی شدید پیاس ہے کہ ہر دہریہ یا ہر پاگل اُٹھ کر جب ایک دعویٰ کر بیٹھتا ہے تو دنیا اس کی طرف دوڑنے لگ جاتی ہے اور وہ دنیا کے لحاظ سے اپنے مذہب کو آسان کرتا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے لئے اس کو ماننا مشکل نہ ہو۔ احمدیت تو اسلام کے ایک ذرّہ سے بھی منحرف نہیں ہو سکتی۔ دنیا مانے یا نہ مانے یہ الگ بحث ہے۔

### ہر احمدی اسلام کا مبلغ بنے

پس جن لوگوں کا اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے وہ آزاد لوگ ہیں ان میں کچھ پاگل دوسرے دہریہ ہیں جو دنیا کو پاگل بنا رہے ہیں دنیا ان لوگوں کے دام میں بھی آ رہی ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ جیسے آزاد اور تعلیم یافتہ ممالک بھی ان سے محفوظ نہیں یہ اُن کی دنیا سے مایوسی کی شدت کا اظہار ہے وہ escape یعنی بھاگنا چاہتے ہیں اور دوڑنا چاہتے ہیں کہ کسی طرف اُن کو نجات کا راستہ ملے اُن کو نہ عیسائیت میں نجات ملی۔ نہ مغربی تہذیب میں نجات ملی۔ حقیقی نجات کی راہ اسلام دکھاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اسلام کا مبلغ بنے اسی لئے میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ دو سو یا چار سو مبلغ کی بات ہو لکھوکھہا مبلغ میدان میں جھونکنے پڑیں گے تاکہ دنیا کو اسلام میں داخل ہونے کے لئے چھوٹے چھوٹے دروازے مل جائیں۔ امریکہ کی جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ کثرت کے ساتھ رابطہ پیدا کرے اور لوگوں کو یہ بتائے کہ نجات اور امن کا اعلیٰ دروازہ یہ ہے اسی وجہ سے ان کتابوں کے خلاصے سنائے جا رہے ہیں تاکہ ہمارے یہاں کے لوگوں کو جو ان نئی تحریکوں کا علم ہو کہ وہ کس کس طرح سے لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں تاکہ انہیں اپنی صداقت پر مزید اطمینان حاصل ہو۔

### ہنرش نیز بگو

فرمایا۔ اس کتاب کا مصنف ماشاء اللہ بڑا ذہین ہے اس نے آخر پر بہت اچھا خلاصہ نکالا ہے اس کی دوسری خوبی یہ ہے کہ اس نے کسی مذہب کی طرف، ان کے دشمنوں کی باتیں منسوب نہیں کی بلکہ خود ان میں ڈوب کر جس طرح وہ اپنے آپ کو پیش کرنا چاہتے تھے اسی طرح پیش کیا ہے ان میں سے بعض مذاہب کا میں نے خود مطالعہ کیا ہے عموماً مغربی محققین اپنا ذاتی عناد اور دشمنیاں شامل کیا کرتے ہیں اور دوسرے مذاہب کی غلط تصویریں پیش کرتے ہیں لیکن یہ مصنف بڑا منصف مزاج لگتا ہے۔ اس نے کسی مذہب پر بھی اس کے ماننے والوں کی مرضی کے خلاف بات نہیں ٹھونسی۔ قرآن کریم پر اس نے جو تبصرہ کیا ہے ماشاء اللہ بہت ہی اچھا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ذہین آدمی نے دیانتداری کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ اس لئے بشیر رفیق صاحب کو چاہیئے کہ اس کو appreciation یعنی تعریف کا خط لکھیں اور اس کو کہیں کہ تم احمدیت کا سنجیدگی سے مطالعہ کرو ہمیں ایسے ذہین اور دیانتداری سے بات کہنے والے کی ضرورت ہے۔"

**مجلس عرفان منعقدہ ۳ فروری ۱۹۸۳ء**

حضور نے فرمایا:

### ایک فقہی مسئلہ

کچھ مہمان دوست باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے ان کو وقت دیا ہوا تھا اس لئے نمازیں کچھ دیر ہو گئی ہے۔ لیکن فقہی لحاظ سے ابھی وقت ہے جب تک عشاء کا وقت شروع نہ ہو مغرب کا وقت جاری رہتا ہے۔ بعض فقہاء کا یہی مسلک ہے بعض کے نزدیک شفق شام صرف سرخی کا نام ہے جب سرخی سفیدی میں بدل جائے تو وہ کہتے ہیں مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو گیا۔

بہر حال جماعت احمدیہ کا مسلک یہی ہے کہ جو نمازیں جمع ہو سکتی ہیں ان نمازوں میں حد فاصل کوئی نہیں۔ ایک باریک حد فاصل تو ہے لیکن بیچ میں کوئی روک نہیں ہے جو ان کو الگ الگ کرے مثلاً عصر اور مغرب جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ بیچ میں سورج کی روک ہے جو ان دو نمازوں کو الگ کرتا ہے اس لئے ان دونوں نمازوں کو جمع کرنے کا حکم نہیں ہے جبکہ ظہر اور عصر جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح فجر اور ظہر جمع نہیں ہوتیں کیونکہ ان کے بیچ میں سورج کی روک ہے۔

پس جو نمازیں آپس میں جمع ہو جاتی ہیں ان میں وقت آپس میں مل جاتا ہے۔ جھٹ پٹے کا ایک ایسا وقت آتا ہے کہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کا ہے یا اُس کا ہے اس لئے مغرب کی نماز کے وقت کے بارہ میں جماعت کا پرانا مسلک ہمیشہ سے یہی ہے کہ اول وقت بہر حال بہتر ہے لیکن اس کا آخر وقت عشاء کے وقت تک پہنچ جاتا ہے۔ تبھی قادیان میں مسجد مبارک میں بعض دفعہ مغرب کی نماز اتنی لیٹ ہوتی تھی کہ اس وقت سے بھی زیادہ اندھیرا ہو جاتا تھا یہاں تک کہ بعض دوست کہتے ہیں کہ تارے نکل آتے تھے مگر بہر حال عشاء کی اذان سے پہلے پہلے جو وقت ہے وہ مغرب کی نماز کا لیٹ وقت ہو سکتا ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ جو بچے یہاں موجود ہیں اور پاکستان بننے کے بعد پیدا ہوئے ہیں ان کو ان باتوں کا علم نہیں ہے کہ قادیان میں کن کن موقعوں پر کیا ہوا کرتا تھا اس لئے ان کو بتانا پڑتا ہے۔

### اسلام ایک عیسائی مصنف کی نظر میں

آج کے پروگرام میں ایک عیسائی مصنف کی کتاب کا خلاصہ سنایا جائے گا۔ پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب ساحر کو میں نے ایک کتاب دی تھی وہ اس کا خلاصہ تیار کر کے لائے ہیں جسے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائیں گے۔ دوسرے شیخوپورہ کے غلام سرور صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں جو ماشاء اللہ نہایت اچھی آواز میں نظم پڑھنے والے ہیں وہ تھوڑی سی نظم بھی سنا دیں گے لیکن آج بہت لمبی نہ ہو پہلے نظم ہو گی پھر ساحر صاحب خلاصہ پیش کریں گے اس کے بعد عشاء کی اذان دلوا کر چند منٹ بعد نماز پڑھ لیں گے یعنی تھوڑا سا وقفہ کر کے پھر نماز پڑھ کر مجلس برخاست ہو گی۔

محترم غلام سرور صاحب نے عرض کیا کہ کون سی نظم پڑھوں۔ فرمایا جو مرضی پڑھو دیکھا کلام الہٰی ہے کہ جو مرضی پڑھو ٹھیک ہے آپ کی آواز ایسی ہے کہ جو مرضی پڑھو ٹھیک ہے اس میں تو تردد ہی کوئی نہیں آپ ہر نظم کو ٹھیک پڑھ سکتے ہیں اس پر سرور صاحب نے درثمین سے چند اشعار اپنی مخصوص لے میں پڑھے پہلا شعر یہ تھا

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ازاں بعد مکرم پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب ساحر نے یورپ کے مشہور جریدہ اکانومسٹ کے نامہ نگار گاڈفرے جینسن کی کتاب "MILITANT ISLAM" یعنی "جنگجو اسلام" کا خلاصہ پیش کیا۔ یہ خلاصہ اگرچہ خاصہ طویل تھا لیکن پروفیسر صاحب موصوف نے کتاب میں ڈوب کر مصنف کے انداز فکر کو ایسے پُر اثر انداز میں پیش کیا کہ سامعین کی دلچسپی قائم رہی۔ حضور نے بھی خلاصہ نکالنے کا طریق بہت پسند فرمایا۔ مصنف معروف جریدہ اکانومسٹ کے وقائع نگار ہیں اور سفارت کار بھی رہے ہیں انہوں نے ۲۵ سال تک ۱۶ اسلامی عرب ممالک کا بنظر عمیق مشاہدہ و مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی۔ اس میں مصنف نے اسلام کے خلاف بے بنیاد اعتراض کئے ہیں۔ اس خلاصہ کا مقصد سامعین کو عیسائیوں کی تازہ متعصبانہ سوچ سے آگاہ کرنا تھا تاکہ احباب اس کے مقابلے پر علمی سطح پر تیاری کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کتاب کا خلاصہ آپ نے سُن لیا ہے اس کتاب سے متعلق دوست کچھ کہنا چاہیں یا پوچھنا چاہیں تو ان کو اجازت ہے اس پر ایک دوست نے عرض کیا کہ مصنف نے کہا ہے کہ اسلام اور عیسائیت کی آخری جنگ مکتب میں ہو گی۔ یہ بات اس نے ٹھیک کہی ہے۔ حضور نے پوچھا کس طرح؟ انہوں نے عرض کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہم قلم سے جہاد کریں گے۔

(باقی صفحہ ۹ پر ادھر)

# ۳۲ سال بعد زیارت قادیان

از مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ۱۸ بیگم روڈ لاہور (پاکستان)

وہ پیاری بستی جو کسی وقت گمنام تھی، کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کدھر ہے اور وہاں کون سی برگزیدہ ہستی کا ظہور ہونے والا ہے۔ ہاں وہی محبوب اور مقدس سرزمین جس سے ہم چھتیس سال قبل یعنی ۱۹۴۷ء میں جدا ہوئے تھے ـــ خدا تعالےٰ نے توفیق دی کہ خاکسار ۱۹۵۰ء اور پھر ۱۹۵۱ء میں دوبار اسی کی زیارت کرے۔ دل میں یہی خواہش تھی کہ بار بار وہاں جاؤں مگر غیر ملکی پابندیوں کے پیش نظر ایسا ممکن نہ تھا۔ گزشتہ سال سے یہ خواہش بڑی شدت اختیار کر گئی تھی، چنانچہ دعا بھی کی اور کوشش بھی جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالےٰ ویزہ وغیرہ کی سہولت حاصل ہو گئی اور اس سال یہ عاجز اپنے والد بزرگوار محترم چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعت ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی اہلیہ اور بچی عزیزہ وسیمہ رشید سلمہا کے ہمراہ ۲۵ مئی کو واہگہ بارڈر سے گزر کر اٹاری پہنچا۔ اس وقت پاکستان میں ۱۱½ اور ہندوستان میں ۱۲ بجے تھے۔ خدا تعالےٰ نے والد صاحب کو سفر میں تکلیف کا خیال کرکے دست غیب سے سہولت کا یوں انتظام کر دیا کہ ایک ٹیکسی والا آیا اور اس نے ہمیں دو روپیہ کرایہ لے کر ہم سب کو امرتسر اسٹیشن پر پہنچا دینے کی پیشکش کی حالانکہ دیگر ٹیکسیوں والے ۶۰ روپے سے کم پر ہرگز راضی نہ تھے۔ چنانچہ ہم بخیریت ایک بجے کے قریب امرتسر سٹیشن پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔

## امرتسر سے قادیان کا سفر

قیام پاکستان سے پہلے امرتسر قادیان اور بٹالہ قادیان کے درمیان کافی ریل گاڑیاں آتی جاتی تھیں مگر اب صرف دو ریل گاڑیاں چلتی ہیں ایک صبح پونے پانچ بجے امرتسر سے روانہ ہوتی ہے جو قادیان سے سوا سات بجے واپس امرتسر کے لئے روانہ ہو جاتی ہے اور دوسری گاڑی امرتسر سے ½۱ بجے دن روانہ ہو کر ساڑھے تین بجے قادیان سے واپس امرتسر کے لئے چل پڑتی ہے اس کے علاوہ جو چار پانچ شٹل گاڑیاں قادیان اور بٹالہ کے درمیان چلتی تھیں اب منسوخ ہو چکی ہیں۔ امرتسر سے دہلی جانے کے لئے ہم نے ریزرویشن کرانی تھی اور متعلقہ کلرک نے دو بجے ڈیوٹی پر آنا تھا اس لئے ہم ریل گاڑی کے ذریعہ قادیان نہ جا سکے اور چار بجے بذریعہ بس بٹالہ اور قادیان کے لئے چل پڑے۔ گورنمنٹ بسوں کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں رش اور اوور لوڈنگ کی وجہ سے یہ سفر قدرے تکلیف دہ تھا۔ ساڑھے چھ بجے وڈالہ گرنتھیاں سے ذرا آگے نکلے تھے کہ منارۃ المسیح کی جھلک نظر پڑی اس وقت دل خدا تعالےٰ کی حمد کر رہا تھا اور آنکھیں خوشی کے آنسو بہا رہی تھیں کہ محض خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے بتیس ۳۲ سال بعد پھر اس پاک بستی میں وارد ہو رہے ہیں۔ یہاں ہمارے پیارے مہدی علیہ السلام آپ کے صحابہؓ اور دیگر بزرگان مدفون ہیں جہاں مسیح پاک کے وہ درویش ۱۹۴۷ء سے دھونی رمائے دُعاؤں کے آسمانی تیر چلا رہے ہیں جن کا خود خدا ہی حافظ اور کفیل ہے۔ قادیان بس سٹینڈ سے دو سائیکل رکشوں کے ذریعہ مہمان خانہ پہنچے تو فوراً خدام نے سامان اُتروایا اور مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب افسر لنگر خانہ نے دارالضیافت میں رہائش کا انتظام کروا دیا۔ مغرب کی اذان ہونے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی تھا اس لئے یہ عاجز اور محترم والد صاحب فوراً وضو کر کے مسجد مبارک میں عین اس مقام پر پہنچے جہاں حضرت اقدس نماز پڑھا کرتے تھے ـــ دو نفل شکرانہ کے ادا کئے۔ پہلے ہم دو وقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان تشریف لے آئے اور آپ نے کمال شفقت کے ساتھ اس عاجز اور والد صاحب کو معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ یوں محسوس ہوا جیسے وجود میں ایک روحانی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس کے بعد ہم واپس دارالضیافت آ گئے۔ مغرب کی اذان ہوئی تو پھر مسجد مبارک کو روانہ ہوئے احمدیہ بازار میں سے گزرتے ہوئے ایک بار پھر پرانا نظارہ دکھائی دیا کہ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لمبی قطار بورڈنگ ہاؤس سے مسجد اقصیٰ کی طرف جا رہی ہے۔ یہ بچے بڑے سکون، احترام، نظم اور وقار کے ساتھ مسجد کو جا رہے تھے۔ یہ کیسا روح پرور نظارہ تھا۔ کیسا نیک اور مبارک ماحول اور کیسے پیارے بچے؟ نماز سے واپسی پر بھی طلباء اسی طرح آ رہے تھے ہر بچہ خود بڑھ کر ہمیں السلام علیکم کہتا اور مصافحہ و معانقہ کرتا۔ دل اس تصور سے جھوم رہا تھا کہ یہ اسلامی برادری کتنی پیاری ہے؟

## تہجد نوافل اور ذکر الٰہی

روزانہ صبح تین بجے منارۃ المسیح سے سورۃ فاتحہ کی تلاوت لاؤڈ سپیکر پر ہوتی ہے جو اس امر کی یاد دلاتی ہے کہ نماز تہجد کے لئے اُٹھو۔ یاد رہے کہ ہندوستان میں صبح کے تین بجے سے مراد پاکستانی وقت رات کے اڑھائی بجے ہوتا ہے۔ بزرگوارم والد صاحب تو ہمیشہ تین بجے کے قریب اُٹھ کر نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ عاجز بھی والد صاحب کے ساتھ وضو کر کے سوا تین بجے مسجد مبارک پہنچا خواہش تھی کہ نوافل بیت الدعا میں ادا کئے جائیں مگر وہاں تو پہلے ہی سکول کے تین بچے نوافل ادا کر رہے تھے چنانچہ ہم نے بیت الدعا کے سامنے دریوں پر نفل پڑھنے شروع کر دیئے اور جونہی ایک بچہ بیت الدعا سے باہر آیا والد صاحب کو اندر جا کر نوافل ادا کرنے کا موقع مل گیا اور پھر کچھ دیر بعد مجھے بھی۔ یاد رہے کہ بیت الدعا میں تین افراد سے زیادہ کے لئے نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں۔ فجر کی اذان ہوئی با جماعت نماز فجر ادا کی، درس سنا اور بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوئے۔

## بہشتی مقبرہ

ہمارے ذہن میں بہشتی مقبرہ کا ۱۹۵۱ء کا نقشہ تھا مگر جب ہم وہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مسیح پاک کے درویشوں نے انتھک محنت کر کے اب واقعی بہشتی مقبرہ کو دلکش گلزار بنا دیا ہے رنگ برنگے پھول، سرسبز درخت خوبصورت بیلیں، پیاری پیاری روشیں اور سڑکیں اور سب سے بڑھ کر صبح کی ٹھنڈی ہوا عجب سماں تھا۔ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے مزار پر لمبی دُعا کی اور پھر دیگر مدفون احباب کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی۔ ازاں بعد بہشتی مقبرہ کے ساتھ باغ کی سیر کی۔ میری بیوی اور بچی نے اس سے پہلے قادیان نہیں دیکھا تھا اس لئے انہیں باغ بہشتی مقبرہ میں موجود مقدس مقامات دکھائے جہاں اب ماشاء اللہ یادگاری نشانات لگا دیئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی جس مقام پر آپ کا جنازہ پڑھایا گیا۔

۲۔ مقام ظہور قدرت ثانیہ۔ یعنی وہ جگہ جہاں خلافت اولیٰ کا انتخاب ہوا۔

۳۔ شاہ نشین۔ جہاں حضورؑ مع اصحابؓ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔

قادیان میں قیام کے دوران روزانہ اسی طور پر نماز تہجد کا موقع ملتا رہا۔ میں نے اور والد صاحب نے دوسرے روز کوشش کی کہ پہلے پہنچ کر بیت الدعا میں نفل ادا کریں مگر جب تین بجے صبح وہاں پہنچے تو ایک بزرگ اور دو بچوں کو نفل ادا کرتے ہوئے پایا۔

## دیگر مقامات کی زیارت

قادیان میں مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ کے علاوہ منارۃ المسیح اور حسب ذیل دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کا موقعہ بھی ملا۔

۱۔ کمرہ ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۔ کمرہ ولادت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔

۳۔ حجرہ خاص یعنی سرخ روشنائی کے نشان والا کمرہ۔

۴۔ وہ کمرہ جس میں حضورؑ نے متواتر چھ ماہ سے زائد عرصہ تک پوشیدہ طور پر روزے رکھے تھے۔

۵۔ وہ مبارک کرسی جس پر بروایت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ حضرت اقدس نے تشریف فرما ہو کر خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا تھا۔

## دیگر محلہ جات

ایک روز ہم نے اپنے رہائشی مکان واقعہ محلہ دارالعلوم کی طرف جانے کا پروگرام بنایا چنانچہ ہم پیدل ریتی چھلہ سے ہوتے ہوئے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے مکان کے سامنے والی سڑک کے راستہ سے بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام کالج اور مسجد نور واقعہ محلہ دارالعلوم پہنچے مسجد نور کی طرح دیگر محلہ جات کی مساجد مقفل ہیں اور ایسی حالت میں ہیں جیسی ۱۹۴۷ء میں تھیں۔ قادیان کے دیگر محلہ جات کی آبادی ویسی ہی ہے بلکہ بعض

مکانات ہو کر اکیلے اکیلے رہ گئے۔ وہ بنے ہوئے تھے اُن کو گرا کر زمین کو زیر کاشت بنا لیا گیا تھا۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے لائن کے کنارے ہمارا ایک مکان اور دو دکانات تھیں مگر اب وہاں اُن کا کوئی نشان تک نہیں ملتا۔ اسی طرح محلہ دار الشکر میں ایک مشہور مکان فیروز پوریوں کا تھا جس کے مالکان میں سے برادرم مکرم افتخار احمد صاحب اشرف قادیان میں درویش ہیں اس مکان کے ساتھ بھی ہمارا ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا مگر اب اس مکان کا بھی کہیں نام و نشان نہیں

## سڑکیں

قادیان سے مختلف دیہات اور قصبہ جات کو جانے والی سڑکیں اب پختہ بن چکی ہیں۔ جن پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بسیں چل رہی ہیں۔ اس لئے سفر کی کافی سہولتیں ہو گئی ہیں۔ مثلاً قادیان سے دھاریوال۔ گورداسپور۔ بٹالہ۔ ہرچووال، سری ہرگوبند پور وغیرہ کی طرف پکی سڑکیں ہونے کی وجہ سے سفر بذریعہ بس ہوتا ہے۔

مسجد نور کے ساتھ جلسہ سالانہ والی گراؤنڈ میں بڑ کا جو تناور درخت ہوتا تھا وہ بھی اب غائب ہے۔ اسی طرح ریتی چھلہ میں ڈاکخانہ کے سامنے والی گراؤنڈ میں بھی بڑ کا جو درخت تھا اس کا بھی اب نشان نہیں ملتا۔

نصرت گرلز ہائی سکول کے سامنے سے جو سڑک، محلہ دار العلوم اور دار الرحمت کے درمیان سے ہوتی ہوئی بٹراں کی طرف جاتی ہے وہاں اب کچھ دکانیں بن چکی ہیں مکانات تقریباً تمام پرانے ہیں۔

## کوٹھی "دار السلام"

کالج کی بلڈنگ کے عقب میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں جانے کا اتفاق اس طرح ہوا کہ ہمارے ایک درویش بھائی مکرم نذیر احمد صاحب خادم بھی محلہ جات کی سیر کے دوران ہمارے ساتھ ہو لئے اور ہمیں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی دار السلام میں لے گئے۔ اس کوٹھی میں وہ کمرہ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات ہوئی تھی اسی طرح یادگار کے طور پر رکھا ہوا ہے۔

## سفر گورداسپور

۲۹/۵/۸۳ کو بہ معاجز مکرم خان فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ کے ہمراہ بس کے ذریعہ گورداسپور کے لئے روانہ ہوا۔ کیونکہ وہاں پاسپورٹ کے اندراجات کروانے تھے۔ میری یہ بھی خواہش تھی کہ میں گورداسپور کی وہ مشہور کچہری دیکھوں جہاں خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح موعود کے خلاف جھوٹے مقدمات کھڑے کر کے مخالفین آپ کو عدالتوں میں طلب کراتے تھے۔ چنانچہ ہماری بس موضع تتلے ہرسیاں گزر کر ڈیری والہ اور دھاریوال سے ہوتے ہوئے گورداسپور پہنچی۔ کچہری میں مکرم خان صاحب نے مجھے تالاب کے قریب استادہ وہ درخت دکھائے جن کے سایہ میں مقدمات کی پیروی کے دوران حضرت اقدس علیہ السلام اور آپ کے اصحاب آرام فرمایا کرتے تھے دل میں خیال آیا کہ کہاں ہیں وہ مخالف جو جھوٹے مقدمات کھڑے کرتے تھے اب اُن کا کوئی نام لیوا بھی نظر نہیں آتا مگر اللہ کے پیارے کی روحانی فوج کے سپاہی ساری دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل گئے ہیں اور آپ کی عزت و شہرت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خود خدا نے یہ فرمایا تھا کہ
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

گورداسپور سے واپس آنے کے بعد چند یوم کے لئے میں، میری بیوی اور بچی دہلی چلے گئے۔ جہاں سے ۳ر جون کو واپس قادیان آئے

## قادیان سے واپسی

پروگرام کے مطابق مورخہ ۸/۶/۸۳ کو ہماری پاکستان کے لئے واپسی تھی جس کا علم اکثر احباب اور سکول کے طلباء کو تھا۔ چنانچہ ۶/۸۳ کو ظہر کے بعد سے ہماری قیامگاہ پر احباب کی آمد اور ملاقات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہر کوئی اپنا خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے دستی بھجوانا چاہتا تھا چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد تک ڈھیر سارے خطوط جمع ہو گئے جنہیں ہم اپنے ہمراہ لائے۔

مورخہ ۸/۶/۸۳ کی صبح نماز فجر پڑھانے کے بعد مسجد میں کمال مہربانی سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بغلگیر ہو کر دعاؤں کے ساتھ ہمیں الوداع کیا۔ اسی طرح احباب بزرگوں اور بچوں نے بھی بغلگیر ہو کر دعاؤں سے رخصت کیا خاکسار اپنے ان بزرگوں اور بھائیوں کی محبت کو دیکھ کر اپنے جذبات کو قابو نہ رکھ سکا اور آنکھوں میں موسلادھار آنسو لئے مسجد مبارک سے اترا۔ مسجد مبارک سے ہم بہشتی مقبرہ میں گئے وہاں تک بلکہ وہاں سے واپس آنے تک بھی میں اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر سکا کچھ احباب سات بجے صبح ریلوے سٹیشن پر اور کچھ بٹالہ اسٹیشن تک ہمیں الوداع کہنے آئے تمام بزرگوں اور بھائیوں کی قربانیوں کو دیکھ کر دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس قربانی عظیم اور خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ اسی روز ہم دوپہر تک واپس لاہور آ گئے مگر دل اب بھی یہی چاہتا ہے کہ پھر قادیان میں جا کر دعائیں کروں کیونکہ اس ماحول میں طبیعت میں بہت جلد رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد اس خواہش کے پورا ہونے کے سامان بہم پہنچائے آمین۔

## مجالس عرفان بقیہ صفحہ

اور ہمارے خیال میں اس کا اشارہ اسی طرف تھا۔ فرمایا ہاں اگر یہ اشارہ ہے تو پھر آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن یہ پتہ نہیں کہ اس کا ادھر اشارہ ہے بھی یا نہیں۔

### اسلام کی دفاعی قوت

فرمایا۔ اس کتاب سے ایک بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے سوا اس وقت کوئی جماعت ایسی نہیں جس کو ایک دفاعی قوت کے طور پر باہر کی دنیا محسوس کر رہی ہو۔ مصنف نے ہر طرف کیڑے نکالے ہیں لیکن جماعت احمدیہ میں اس کو ایک ہی کیڑا نظر آیا ہے کہ چونکہ یہ عوام الناس میں مقبول نہیں ہو رہی اس لئے اس سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ ادھر جہاں تک خطرات کا تعلق ہے صرف جماعت احمدیہ کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک واحد قوت ہے جو عیسائیت سے ٹکرا رہی ہے اور باہر کی دنیا اس کو محسوس کر رہی ہے۔ پس اسلام کی اس دفاعی قوت کا محسوس ہونا تو بڑی واضح بات ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن مصنف کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ ابھی ساری جماعت نہیں ٹکرائی جماعت احمدیہ کا صرف عشر عشیر ٹکرایا ہے جس وقت اسلام کے دفاع میں سارے احمدی جاگ کر شیر کی طرح پڑیں گے تب سمجھ آئے گی کہ احمدیت کس چیز کا نام ہے۔ ہماری بہت بڑی تعداد ہے جو دنیا میں سوئے ہوئے شیروں کی طرح پڑی ہے اور اس نے براہ راست عیسائیت سے ٹکر نہیں لی۔ یہ تو صرف چند مبلغین یا اُن کے ساتھی جنہوں نے اس وقت دنیا میں قیامت ڈھائی ہوئی ہے۔

### ہر احمدی فعال بنے

ایک تو مصنف کے اندازہ کی یہ غلطی ہے جو انشاء اللہ زیادہ دیر نہیں رہے گی دنیا اب بڑی جلد محسوس کرے گی۔

دوسری اس کی غلطی یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ نوشتۂ تقدیر ہے کہ عوام الناس احمدیت کو ہمیشہ نظر انداز کرتے چلے جائیں لیکن جن مایوسیوں کا وہ ذکر کر رہا ہے وہی مایوسیاں عوام الناس کو بالآخر مجبور کریں گی کہ احمدیت کی طرف جائیں اور احمدیت میں پناہ ڈھونڈیں گے اور خدا کے فضل سے اس کی تیاری ہوتی ہوئی ہمیں نظر آ رہی ہے صرف ہر احمدی کا فعال ہونا باقی ہے۔ جب آپ اسلام کی خاطر مٹنے کے لئے تیار ہو جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ چند دنوں کے اندر اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اور مصنف کے دونوں اندازے غلط ثابت ہو جائیں گے پھر انشاء اللہ اہل مغرب کے ساتھ اصل ٹکر ہو گی اور اسلام کی عیسائیت کے ساتھ جنگ کا مزہ آئے گا۔

(منقول از الفضل ربوہ ۱۸ر جون ۱۹۸۳ء)

## اظہار تشکر و درخواست دعا

الحمد للہ کہ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سیدہ مبارکہ بیگم سلمہا ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اہلیہ عزیزم سید غلام احمد ربانی نے M.ED میں سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ نیز اُن کے دو بچوں عزیزہ امۃ الحلیم نسرین (عمر ۱۲ سال) اور عزیزم سید وقار احمد (عمر ۱۱ سال) نے حال ہی میں قرآن مجید ختم کیا ہے۔ اس خوشی میں عزیزہ مبارکہ سلمہا بیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کر کے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں اور والدین کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

**خاکسار:** سید کریم بخش صدر جماعت احمدیہ
سر لنیاں گاؤں۔ ضلع کٹک (اڑیسہ)

# جماعتوں میں ماہِ رمضان المبارک کے روح پرور لیل و نہار

## جماعتِ احمدیہ مدراس

مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ مدراس رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعتِ احمدیہ مدراس کو پورے تعہد اور التزام کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے اور دیگر عبادات بجالانے کی توفیق ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس دوران مسجد احمدیہ میں روزانہ مکرم حافظ محمد خواجہ صاحب کو نمازِ تراویح پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ نمازِ تراویح کے بعد خاکسار قرآن مجید کے مختلف حصوں کا درس دیتا رہا۔ بعدہٗ مکرم پی پی نورالدین صاحب کی طرف سے روزانہ چائے کا انتظام کیا جاتا رہا جزاہ اللہ خیراً۔ روزانہ بعد نمازِ فجر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔

امسال خصوصیت سے نمازِ تراویح اور درس القرآن کے بعد ۲۰ منٹ تک مجلس سوال و جواب منعقد ہوتی رہی جس میں احبابِ جماعت کو ہر روز ان کے دو سوالوں کا جواب دیا جاتا رہا۔ یہ مجلس بہت مبارک اور احباب کے لئے ازدیادِ علم و ایمان کا باعث ہوئی۔

روزانہ درس کے علاوہ خاکسار مختلف عنوانات کے تحت ہر اتوار کو قرآن مجید کا خصوصی درس بھی دیتا رہا۔ چنانچہ مہینہ کے چار اتواروں میں علی الترتیب روزے کی حقیقت و فضائل (سورۃ البقرہ) عباد الرحمٰن کی علامات (سورۃ الفرقان) حقیقتِ معراج (سورۃ النجم) اور علاماتِ مہدی (سورۃ الصف) کے عنوانات کے تحت خصوصی درس دیا گیا۔ جس کے متعلق انگریزی اور تامل اخباروں کے "آج کے پروگرام" کے کالم میں باقاعدہ اعلان ہوتا رہا جس کی وجہ سے جماعت کے تمام احباب و مستورات اور بچوں کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی درس میں شامل ہوتے رہے۔

حسبِ سابق امسال بھی جماعت کے بعض احباب (مکرم محمد احمد اللہ صاحب، مکرم بکر کریم اللہ صاحب نوجوان اور مکرم قیصر محمد صاحب) کی طرف سے افطاری کے بعد ساری جماعت کو پُرتکلف دعوت دینے کے علاوہ آخری اتوار کو ساری جماعت کی طرف سے اجتماعی طور پر پُرتکلف کھانے کا انتظام ہوا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۲۱ر جولائی کو ٹھیک دس بجے مسجد احمدیہ میں خاکسار نے عید الفطر کی نماز پڑھائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید کے موقعہ پر ہر سال پچھلے سال کی نسبت حاضری بہت زیادہ ہو رہی ہے جس کی وجہ سے مسجد کا وسیع و عریض ہال تنگ نظر آنے لگا ہے۔ غیر احمدیوں کا ایک طبقہ بھی ہر سال ہماری مسجد میں آکر نمازِ عید ادا کرتا رہا ہے۔ عید کا دوگانہ ادا کرنے کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک روح پرور خطبہ اور اُس کا تامل ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اجتماعی دعا اور مصافحہ و معانقہ کے بعد ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں امسال بارھویں اور دسویں جماعت کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی طرف سے قیمتی انعامات دیئے گئے بعدہٗ تمام احباب و مستورات کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی مسجد کے باہر موجود لوگوں میں بھی شربت تقسیم کیا گیا۔

مسجد احمدیہ مدراس میں ہونے والی عید کے بارے میں مقامی انگریزی و تامل اخبارات "ہندو" "انڈین ایکسپریس" "دینا منی" وغیرہ میں باقاعدہ اعلانات شائع کئے گئے علاوہ ازیں آل انڈیا ریڈیو اور ٹیلی ویژن سنٹر کو بھی اطلاع دی گئی تھی چنانچہ عید ہی کے روز شام کے ساڑھے چھ بجے احمدیہ مسجد مدراس میں خاکسار کی زیرِ قیادت نمازِ عید الفطر اور خطبہ کا ذکر کرنے کے بعد امتحانوں میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے جانے کی خبر ریڈیو پر نشر کی گئی۔ اسی طرح رات کو ساڑھے ۸ بجے ٹی۔ وی پر احمدیہ مسلم مشن مدراس میں کی گئی اجتماعی دعا کے مختلف مناظر پہلی مرتبہ دکھائے گئے خدا تعالیٰ تمام افرادِ جماعت کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور ہمیں جلد از جلد غلبۂ اسلام کا دن جو حقیقی عید کا دن ہوگا دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

## جماعتِ احمدیہ حیدرآباد

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک کے دوران حیدرآباد و سکندرآباد میں چار مقامات پر یعنی مسجد احمدیہ افضل گنج، مسجد احمدیہ بی بی بازار، مسجد احمدیہ فلک نما اور مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں نمازِ تراویح کا انتظام کیا گیا۔ احمدیہ مسجد افضل گنج میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولوی حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ نے قرآن مجید کے دور کو مکمل کیا الحمد للہ نمازِ تراویح کے وقت ہر مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھری رہی۔ ہر روز بعد نمازِ عصر خاکسار احمدیہ مسجد افضل گنج میں درس قرآن مجید دیتا رہا جبکہ "مومن منزل" سعید آباد میں بعد نماز فجر محترم حافظ مظفر احمد صاحب مجلس سوال و جواب کے ذریعہ افرادِ جماعت کے مختلف سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ اس رنگ میں احادیث، فقہ اور اسلامیات سے متعلق معلومات پر مشتمل خدام کی پچیس روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوتی رہی جس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔

دورانِ ماہ نو مبایعین کے پانچ دیہات کی مساجد احمدیہ کے لئے مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب کرنولی۔ مکرم عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ اور مکرم محی الدین صاحب سنگم بیڑی نے دس دریاں عطیہ بھجوائیں نیز مکرم میر احمد صادق صاحب اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری کی جانب سے مختلف جماعتوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے چار سو کی تعداد میں قرآن مجید کا پہلا سیپارہ بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد انصاری کی طرف سے احمدیہ جوبلی ہال میں پورے ماہ رمضان کے دوران افطاری کا انتظام کیا جاتا رہا جبکہ احمدیہ مسجد افضل گنج اور احمدیہ مسجد بی بی بازار میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد۔ مکرم احمد عبد الباسط صاحب۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب ناصر آبادی مکرمہ زاہدہ بانو صاحبہ۔ مکرم سید جہانگیر احمد صاحب۔ مکرم مسعود احمد صاحب میدکانک۔ مکرم سید سلیمان احمد صاحب آف مسقط اور مکرم بشیر الاسلام صاحب آف ابوظہبی نے تمام افرادِ جماعت حیدرآباد و سکندرآباد کے اجتماعی کھانے کا وسیع رنگ میں انتظام فرمایا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ماہ رمضان المبارک میں ہی مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے خاکسار کا مرتب کردہ فولڈر "وقتِ مسیح اور اس کی نشان" ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے مختلف غیر از جماعت معززین کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ آخری عشرہ میں مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب، مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور بیوہ مکرم حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم کو احمدیہ مسجد افضل گنج میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حیدرآباد و سکندرآباد کے افرادِ جماعت نے یکجائی طور پر ایک جگہ عید کی نماز ادا کی جس کے لئے "اسریا میٹرنٹی ہال" کے چار کشادہ ہال سات سو روپیہ کرایہ پر حاصل کئے گئے۔ نمازِ عید میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ جماعت کی چاروں مساجد میں نمازِ تراویح کا ذکر "رہنمائے دکن" "سیاست" "منصف" "ملاپ" اخبارات نے بھی اپنی اشاعتوں میں کیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو ماہ رمضان کی ان برکتوں سے سارا سال متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

## جماعتِ احمدیہ سرینگر

مکرم سید امداد علی صاحب خادم مسجد احمدیہ سرینگر لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم مشن سرینگر نے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں تراویح درس و تدریس اور بہت سے دوسرے روحانی پروگراموں کا اہتمام کیا تھا جس سے تمام افرادِ جماعت مستفید ہوتے رہے۔ پورے ماہ رمضان المبارک میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے نماز تراویح پڑھائی اور بعد نماز فجر درس حدیث دیتے رہے۔ بوقت سحری لاؤڈ سپیکر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے بزرگان کا نعتیہ کلام سنانے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ابتدائی بیس یوم تک مکرم صدر الدین صاحب ڈار نے اور آخری ایام میں خاکسار نے یہ مبارک فریضہ سرانجام دیا۔

۳ر رمضان المبارک کو بوقت ساڑھے ۳ بجے صبح ریڈیو کشمیر سے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مشنری انچارج کا دس منٹ کا لیکچر نشر ہوا جس میں آپ نے صوم کے معنے اور تفسیر بیان کی۔ ہر اتوار کو اجتماعی افطاری کا اہتمام کیا جاتا رہا چنانچہ پہلے اتوار کو جماعتِ احمدیہ سرینگر کی طرف سے افطاری کرائی گئی اس کے بعد علی الترتیب مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت سرینگر۔ مکرم میر عبد الحمید صاحب یاری پورہ اور مکرم فضل احمد صاحب

انجینئر (نائب صدر جماعت) نے افطاری کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے آمین اس مبارک ماہ کے چاروں جمعوں میں احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ نمازِ عید الفطر ٹھیک دس بجے ادا کی گئی بعدہٗ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے وقت کی مناسبت سے خطبہ دیا۔ غرباء کی صدقۃ الفطر سے امداد دی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بار بار رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفیض ہونے کی توفیق دے آمین۔

## جماعتِ احمدیہ گلبرگہ

مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ رمضان بڑے احسن رنگ میں گزرا۔ اس دوران مکرم غلام محی الدین صاحب کے مکان پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی کی اقتداء میں روزانہ باجماعت نمازِ تراویح کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں شہر گلبرگہ کے دور دراز محلوں کے دوست باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔ نمازِ تراویح کے بعد مکرم زیروی صاحب قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر سناتے رہے بعدہٗ آپ ہی کی اقتداء میں روزانہ اجتماعی دعا ہوتی رہی۔ واضح رہے کہ گلبرگہ میں ہمیشہ مکرم غلام محی الدین صاحب مرحوم کے مکان پر ہی نمازِ جمعہ، جماعتی اجلاسات اور نمازِ تراویح کا انتظام ہوتا ہے مرحوم کے خاندان کے سبھی افراد نمازیوں کے پانی، جائے نماز اور دیگر ضروریات کا بڑی عمدگی سے انتظام کرتے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جلد گلبرگہ میں ایک بڑی اور فعال مخلص جماعت قائم کر دے اور ہمیں غلبۂ اسلام کی حقیقی عید دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## جماعتِ احمدیہ شاہجہانپور

مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بعد نمازِ عشاء احمدیہ مسلم مشن میں نمازِ تراویح کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب و خواتین پورے ذوق و شوق سے شریک ہوتے رہے۔ افرادِ جماعت کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرنے کے لئے بعد نمازِ فجر

روزانہ قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔

ماہ رمضان المبارک میں ہماری ایک بہن مکرمہ ناہید واحد صاحبہ نے اپنے شوہر کے بیماری سے صحت یاب ہونے کی خوشی میں ایک سیلنگ فین مشن ہاؤس کو بطورِ عطیہ دیا جبکہ قبل ازیں ہماری ایک اور بہن محترمہ ڈاکٹر نجمہ رحمٰن صاحبہ نے بھی ایک پنکھا بطورِ عطیہ عنایت فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں مشن ہاؤس کے لئے مناسب فرنیچر گھڑی اور مسجد کیلئے دری کا انتظام مکرم عبد الواحد صاحب۔ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اور مکرم محمد ساجد صاحب قریشی آف کینیڈا نے کیا فجزاہم اللہ تعالیٰ

۲۹ ر رمضان المبارک کو اجتماعی دعا کی تقریب منعقد ہوئی جس میں آیتِ کریمہ

تعاونوا علی البر والتقوی

کی روشنی میں احبابِ جماعت کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی اور غلبۂ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

مورخہ ۱۲ر ۸۳ کو ٹھیک ۹ بجے مشن ہاؤس میں نمازِ عید ادا کی گئی۔ لودھی پور اور ادے پور کٹیا میں بھی نمازِ عید ادا کی گئی۔ خطبۂ عید میں احبابِ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی اور بتایا گیا کہ ہماری حقیقی عید اُسی دن ہوگی جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ تمام دُنیا اسلام و احمدیت کے نور سے منور ہو گئی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور تمام احباب ایک دوسرے سے عید کی خوشی میں بغل گیر ہوئے اور عید مبارک کا تحفہ ایک دوسرے کو دیتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

## جماعتِ احمدیہ کھدرک

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم کھدرک (اڑیسہ) رقمطراز ہیں کہ جماعت کے تمام مرد و زن اور بچوں نے حسبِ توفیق و استطاعت روزے رکھے نیز عبادات تلاوتِ قرآن مجید اور درس و تدریس میں حصہ لیا۔ باجماعت نمازِ تراویح کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ مسجد احمدیہ محلہ شنکر پور میں نمازِ تراویح کی سعادت مکرم عبد الرب صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کھدرک کو حاصل ہوئی۔ جبکہ جماعت کی نئی تعمیر شدہ مسجد (مدینہ میدان روڈ) میں خاکسار کو نمازِ تراویح پڑھانے اور درس

دینے کا موقعہ میسر آیا۔ روزانہ بعد نمازِ عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر ختم تا سورۃ نون کا درس دیا جاتا رہا جس میں تمام احبابِ جماعت و خواتین نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ افطاری کا انتظام بعض احمدی گھرانوں کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ ہوتا رہا جبکہ آخری عشرہ میں اس کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ صدقۃ الفطر میں تقریباً ۸۰ روپے جمع ہوئے جس میں سے ایک تہائی مقامی غرباء میں تقسیم کیا گیا اور ۲/۳ حصہ مرکز میں بھجوایا گیا۔ علاوہ ازیں عید فنڈ میں مبلغ یکصد سینتالیس روپے جمع ہوئے جو مرکز بھجوا دیئے گئے۔

مورخہ ۱۲ر ۸۳ کو عید الفطر کی نماز ادا کی گئی اور خطبہ دیا گیا بعدہٗ اسلام و احمدیت کی ترقی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی بعد دعا جملہ احباب عید مبارک کی خوشی میں باہم بغلگیر ہوئے اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔

## جماعتِ احمدیہ یادگیر

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ بے شمار برکتوں اور رحمتوں والے رمضان کا احبابِ جماعت نے شایانِ شان استقبال کیا اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کی۔ خاکسار نے روزانہ بعد نمازِ فجر حدیث شریف کا اور بعد نمازِ عصر قرآن کریم کا درس دیا۔ نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد پڑھانے کی سعادت بھی خاکسار کو حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب نے ذوق و شوق سے حصہ لیا بعد نمازِ تراویح روزانہ تبلیغی و تربیتی تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر نے بھرپور تعاون کیا فجزاہ اللہ خیراً

جماعتِ احمدیہ یادگیر ہر سال ماہ رمضان میں غرباء کے لئے سحری کا اجتماعی رنگ میں انتظام کرتی ہے۔ یہ کام مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب کی زیر نگرانی انجام دیا جاتا رہا۔ بعض مخیر احباب تمام روزہ داروں کے لئے شام کے کھانے کا بھی بندوبست کرتے رہے۔ امسال بھی یہ طریق حسبِ معمول جاری رہا۔

حسبِ سابق امسال بھی آخری عشرہ میں ۷ مردوں اور دو خواتین نے مسجد احمدیہ میں اعتکاف کیا۔ ستائیسویں اور انتیسویں رمضان کو شب بیداری کر کے محترم سیٹھ محمد الیاس امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی صدارت میں تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے جس میں مقررین نے لیلۃ القدر کے فضائل کے علاوہ تبلیغی و تربیتی اُمور کی طرف بھی توجہ دلائی تقاریر کے اختتام پر قرآن خوانی بھی کی گئی بعد ازاں نمازِ تہجد ادا کی گئی۔

عید سے قبل مقامی اور بیرونی غرباء میں بصورتِ نقدی و پارچات فطرانہ تقسیم کیا گیا۔ نیز ماہ مبارک ہی میں بعض مخیر احباب نے مسجد احمدیہ کے صحن میں کثیر رقم خرچ کر کے فرشی بچھائی اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو جزائے خیر دے اور ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے آمین نمازِ عید محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے پڑھائی اور مناسب موقعہ خطبۂ عید ارشاد فرمایا۔

## جماعتِ احمدیہ بمبئی

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج بمبئی رقمطراز ہیں کہ ماہ رمضان المبارک کے دوران ہر روز بعد نمازِ فجر خاکسار قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ اتوار کو یہ درس نمازِ فجر کی بجائے نمازِ عصر بعد دیا جاتا رہا جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ بعض غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ دوران ماہ ۲۵ روز خاکسار کو اور چار روز مکرم صدیق احمد صاحب کو تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہر اتوار کو درس کے بعد اجتماعی افطاری کا پروگرام ہوتا رہا جس کا انتظام علی الترتیب مکرم سید شہاب احمد صاحب ریاض سعودی عرب کے ایک غیر از جماعت دوست نیز مکرم محی الدین صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب کی طرف سے کیا جاتا رہا جزاہم اللہ احسن الجزاء

مورخہ ۲۷ر رمضان المبارک کی شب جماعتِ احمدیہ بمبئی کے احباب نے الحق بلڈنگ میں دعا، نوافل اور تلاوت قرآن کریم میں گزاری۔ باجماعت نمازِ تہجد ادا کی گئی۔ اس کے بعد مکرم غلام محمود صاحب رائچوری کی طرف سے تمام احباب کے لئے پُر تکلف سحری کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ہماری ان عبادات کو قبول فرمائے آمین۔

ماہِ رمضان المبارک کے دوران

# قادیان میں فدیۃ الصیام اور افطاری کی رقوم بھجوانے والے احباب

## احباب جماعت ہائے احمدیہ بیرون ہند

نمبر شمار — نام

۱. مکرم مبارک احمد صاحب لنڈن
۲. ؍؍ غلام حسین اختر صاحب لنڈن
۳. ؍؍ ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر مغربی جرمنی
۴. مکرمہ اہلیہ ڈاکٹر نعیم احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۵. ؍؍ نجیدہ شاہنواز صاحبہ انگلستان
۶. مکرم والی ایم ندیم خان صاحب ؍؍
۷. مکرمہ مسعودہ بشیر محمد صاحب لنڈن
۸. ؍؍ مسرت میر صاحبہ ؍؍
۹. ؍؍ طاہرہ نون صاحبہ ؍؍
۱۰. مکرم الیس- ایم مہتاب احمد صاحب کینیڈا
۱۱. مکرمہ سیدہ امۃ الحفیظ سمیع صاحبہ انگلستان
۱۲. مکرم بشیر احمد شاہ صاحب ؍؍
۱۳. ؍؍ سجانی صدر الدین صاحب ؍؍
۱۴. ؍؍ مرزا محمد اسلم صاحب ؍؍
۱۵. ؍؍ کریم صاحب طاہر لیبیا
۱۶. ؍؍ محمد یوسف احمد صاحب ؍؍
۱۷. مکرمہ ذکیہ بیگم احمد صاحبہ ؍؍
۱۸. ؍؍ امۃ الحمید شاہ صاحبہ ؍؍
۱۹. ؍؍ فائزہ سعید صاحبہ ؍؍
۲۰. ؍؍ خورشید بیگم قریشی صاحبہ ؍؍
۲۱. ؍؍ حبیبہ گنائی صاحبہ ؍؍
۲۲. ؍؍ فاطمہ گنائی صاحبہ ؍؍
۲۳. ؍؍ نسیم گنائی صاحبہ ؍؍
۲۴. ؍؍ شرف محمود گنائی صاحبہ ؍؍
۲۵. مکرم سعید احمد صاحب ؍؍
۲۶. ؍؍ عزیز احمد صاحب ؍؍
۲۷. مکرمہ اہلیہ صاحبہ عزیز احمد صاحب ؍؍
۲۸. مکرم منظور احمد صاحب ؍؍
۲۹. مکرم نذیر احمد صاحب ؍؍
۳۰. ؍؍ چوہدری نصر اللہ خان صاحب کینیڈا
۳۱. ؍؍ اللہ دتا احمد صاحب انگلستان
۳۲. مکرمہ اہلیہ نذیر احمد صاحب ڈار لنڈن
۳۳. لجنہ اماء اللہ ٹورانٹو
۳۴. مکرم رفیق احمد صاحب سوئٹزرلینڈ
۳۵. مکرم غلام سرور بٹ صاحب مع اہلیہ صاحبہ انگلستان
۳۶. مکرم محمد عارف صاحب مع اہلیہ انگلستان
۳۷. ؍؍ مشہود احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۳۸. مکرمہ خیر النساء ریشما صاحبہ ؍؍
۳۹. والدین مکرم محمد تقی صاحب ؍؍
۴۰. مکرمہ اہلیہ مکرم مروی محمد تقی صاحب ؍؍
۴۱. مکرم فراخ صاحب مع اہلیہ ؍؍
۴۲. مکرم محمود احمد جان صاحب انگلستان
۴۳. مکرمہ خیرہ بیگم صاحبہ ؍؍
۴۴. والدہ مکرم بشارت احمد صاحب ؍؍
۴۵. مکرمہ آنسہ محمود جان صاحبہ ؍؍
۴۶. مکرم بشارت احمد صاحب ؍؍
۴۷. مکرمہ فرحت ملک صاحبہ ؍؍
۴۸. مکرم محمود علی خان صاحب آرکناس
۴۹. مکرمہ شاہدہ محمد علی صاحبہ ؍؍
۵۰. مکرم ماجد خان صاحب جلنگھم
۵۱. والدہ صاحبہ ماجد خان صاحب ؍؍
۵۲. مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ امریکہ
۵۳. مکرم شور انوری صاحب ؍؍
۵۴. لنڈن مشن ہاؤس کے ۲۰ افراد کی طرف سے فدیہ کی وصولی کی اطلاع ہے۔
۵۵. مکرمہ سیدہ خانم صاحبہ انگلستان
۵۶. ؍؍ اہلیہ ریاض قدیر احمد صاحب ؍؍
۵۷. مکرم عبد الغفور صاحب جمن بخش سرینام
۵۸. مکرمہ زینول صاحبہ اہلیہ ؍؍ ؍؍
۵۹. مکرمہ انور شاہدہ صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سرینام
۶۰. مکرمہ بتول بیگم صاحبہ
۶۱. ؍؍ فرزانہ ناہید صاحبہ مکرم محمود افضل صاحب
۶۲. مکرمہ نسیم افضل بٹ صاحبہ
۶۳. مکرم رشید احمد خان صاحب انگلستان
۶۴. مکرمہ اہلیہ رشید احمد صاحب ؍؍
۶۵. ؍؍ نصرت جہاں ادریس صاحبہ ؍؍
۶۶. ؍؍ بشریٰ سیمی صاحبہ ؍؍
۶۷. مکرم کبیر احمد صاحب سجھی ؍؍
۶۸. مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ ؍؍
۶۹. مکرم زبیر احمد صاحب سجھی ؍؍
۷۰. مکرمہ نعیمہ سجھی صاحبہ ؍؍
۷۱. ؍؍ نسیم اقبال صاحبہ ؍؍
۷۲. ؍؍ امۃ الباسط صاحبہ ؍؍
۷۳. ؍؍ ذکیہ بیگم کھوکھر صاحبہ ؍؍
۷۴. ؍؍ مکرمہ بیگم عطیہ کوکب صاحبہ ؍؍
۷۵. ؍؍ چوہدری رحمت خان صاحب ؍؍
۷۶. مکرمہ بیگم چوہدری رحمت خان صاحب ؍؍
۷۷. ؍؍ مبارکہ بیگم صاحبہ اسرائیل ؍؍
۷۸. ؍؍ ڈاکٹر مریم خان صاحبہ مع خاوند انگلستان
۷۹. مکرمہ طاہرہ صاحبہ امریکہ
۸۰. ؍؍ ناہرہ صاحبہ
۸۱. ؍؍ منیر صاحبہ
۸۲. مکرمہ فاطمہ صاحبہ
۸۳. مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ لنڈن
۸۴. مکرمہ شمیم سغیر صاحبہ لنڈن
۸۵. ؍؍ آنسہ شکیل فاروق صاحبہ کناڈا
۸۶. ؍؍ شکیل فاروق صاحب ؍؍
۸۷. ؍؍ ثریا صادق صاحبہ لنڈن
۸۸. ؍؍ امۃ الحفیظ سلام صاحبہ ؍؍
۸۹. ؍؍ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب
۹۰. مکرمہ امتیاز بیگم صاحبہ
۹۱. مکرم الیس امتیاز کامیاں علی
بذریعہ مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش قادیان
۹۲. مکرمہ عائشہ نجیب اللہ صاحبہ صادق لنڈن
۹۳. مکرمہ نصیرہ عبد اللہ صاحب سرینام
۹۴. ؍؍ سائرہ خاتون صاحبہ ؍؍
۹۵. ؍؍ شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ
۹۶. ؍؍ سیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ
۹۷. مکرمہ طیبہ شہناز صاحبہ لنڈن
۹۸. ؍؍ شاکرہ شکور صاحبہ ؍؍

## احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

۱. مکرم ایم محمد عثمانی صاحب سورب
۲. ؍؍ کے پی محمد حبیب اللہ صاحب کیرالہ
۳. ؍؍ محمد لطیف احمد خان صاحب چندن پور
۴. مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ ظہیر آباد
۵. مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ
۶. مکرمہ محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ
۷. مکرمہ بدر النساء صاحبہ چنتہ کنٹہ
۸. ؍؍ ہادی بی بی صاحبہ کرڈاپلی
۹. والدہ مکرم محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
۱۰. مکرم سیٹھ عبد الغفور صاحب ؍؍
۱۱. ؍؍ ڈاکٹر مومن لطیف صاحب جے پور
۱۲. ؍؍ ڈاکٹر خالد سعید صاحب ؍؍
۱۳. ؍؍ غلام حیدر خان صاحب حیدر آباد
۱۴. مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ خوردہ
۱۵. ؍؍ عارفہ خانم صاحبہ حیدر آباد
۱۶. ؍؍ سیدہ حبیب صاحبہ ؍؍
۱۷. ؍؍ نجم النساء بی بی صاحبہ سونگھڑہ
۱۸. ؍؍ شیخ علی صاحب ظہیر آباد
۱۹. مکرمہ صغریٰ بیگم اہلیہ مکرم شیخ علی صاحب ؍؍
۲۰. فیملی مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم کلکتہ
۲۱. مکرم ڈاکٹر برکات احمد صاحب اندور
۲۲. ؍؍ سید سجاد احمد صاحب رانچی
۲۳. مکرمہ حامدہ سجاد صاحبہ ؍؍
۲۴. لئیق بیڑی فیکٹری چنتہ کنٹہ
۲۵. بدر بیڑی فیکٹری ؍؍
۲۶. مکرم محمد اسماعیل صاحب گوگی یادگیر
۲۷. مکرمہ اہلیہ محمد اسماعیل صاحب ؍؍ ؍؍
۲۸. ؍؍ مسرت فاطمہ صاحبہ حیدر آباد
۲۹. ؍؍ احمری بیگم صاحبہ ؍؍
۳۰. ؍؍ اعظم النساء صاحبہ ؍؍
۳۱. ؍؍ عائشہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۲. مکرم کمال الدین صاحب کیرنگ
۳۳. ؍؍ حبیب الرحمٰن صاحب ؍؍
۳۴. ؍؍ ظہیر الدین صاحب سکندر آباد
۳۵. ؍؍ حنیف احمد صاحب ؍؍
۳۶. مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ ؍؍
۳۷. مکرم محمد مشتاق صاحب لکھنؤ
۳۸. ؍؍ غلام حمید الدین صاحب گلبرگہ
۳۹. والدہ مکرم غلام حمید الدین صاحب ؍؍
۴۰. اہلیہ ؍؍ غلام حمید الدین صاحب ؍؍
۴۱. مکرم عطاء الرحمٰن خالی صاحب کیرنگ
۴۲. ؍؍ ڈاکٹر محمد کریم صاحب فیض آباد
۴۳. ؍؍ محمد شفیع احمد صاحب ؍؍
۴۴. والدہ مکرم ڈاکٹر محمد کریم صاحب ؍؍
۴۵. مکرم احمد رضی اللہ صاحب رسول پور
۴۶. ؍؍ محمد فضل وہاب صاحب حیدر آباد
۴۷. ؍؍ سید آفتاب احمد صاحب نئی دہلی
۴۸. مکرمہ صالحہ آفتاب احمد صاحبہ ؍؍
۴۹. مکرمہ سلیمہ بیگم دانی صاحبہ رائے پور
۵۰. مکرم شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ
(فدیہ تین افراد اور افطاری)
۵۱. مکرم بشیر احمد صاحب کیونجھر
۵۲. مکرمہ ایم زاہدہ صاحبہ مدراس
۵۳. مکرم الیس اے حبیب صاحب کیونجھر
۵۴. مکرم اے علی کٹی صاحب پینگاڈی
۵۵. مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر فضل داد مرحوم ربوہ پاکستان
۵۶. مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت مرحوم ربوہ
۵۷. مکرم منور احمد صاحب حیدر آباد

## ولادت

ولادت:- اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بڑے داماد عزیز مکرم نثار احمد صاحب آف سورب کو بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۸۲ء لڑکا عطا ہوا ہے نومولود مکرم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ سورب کا پوتا ہے۔ بچے کا نام عمران احمد تجویز کیا گیا ہے۔ درویشان کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچے کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر عزیز نثار احمد صاحب نے ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ خاکسار- حضرت صاحبہ بیگم ... صدر لجنہ اماء اللہ ... (illegible)

# درخواستہائے دُعاء

• ـــ عزیزہ فرزانہ احمد خاں بورڈر قادیان پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے والد مکرم اکبر خاں صاحب کیرنگ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • ـــ مکرم اشعر انعام صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کا بیٹا عزیزم تمر انعام بعارضہ کھانسی و نمونیہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز موصوف کے مغربی جرمنی میں ویزا کا مقدمہ کئی سال سے عدالت میں ہے۔ بچے کی کامل صحت و شفایابی اور مقدمہ میں حصول کامیابی کے لئے۔ • ـــ مکرم مستری محمد یوسف صاحب آف گھنڈ اسکن قادیان اپنی بڑی بیٹی عزیزہ حمیدہ خانم ناہید کی بی۔ اے سیکنڈ ایئر میں فسٹ ڈویژن کے ساتھ اور دوسری بیٹی عزیزہ زبیدہ خانم کی سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہونے کی خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ہر دو بچیوں کی کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بننے کے لئے۔ • ـــ مکرم محمد احمد صاحب گرُدیزی مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر نیز والد مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے۔ • ـــ مکرم ظہور احمد صاحب مالو۔ رشیپیاں کشمیر اپنی بڑی بیٹی کی امتحان بی۔ اے فائنل میں اور دوسری بیٹی کی امتحان ۔۔۔ میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ • ـــ مکرم نورالدین خاں صاحب کیرنگ اڑیسہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز ڈاکٹر ظہیرالدین خاں سلمہ جو لکھنؤ میں ۔۔۔ کر رہے ہیں کی نمایاں کامیابی اور ایک کامیاب میڈیکل سپیشلسٹ بننے کے لئے۔ • ـــ مکرم عبداللطیف صاحب سندھی قادیان کی اہلیہ قریباً ایک ماہ سے گردہ کی تکلیف سے دوچار ہیں۔ موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • ـــ محترمہ ڈاکٹر گلشن نذیر صاحبہ سرگودھا پندرہ روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے ۔۔۔ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ • ـــ عزیزم فیروز احمد ۔۔۔ میڈیکل کالج میں داخلہ ملنے کے لئے۔ • ـــ مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور اپنی اہلیہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ • ـــ مکرم ظہیرالدین محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بریلی اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • ـــ اہلیہ مکرم نورالدین الہ دین صاحب مرحوم سکندرآباد بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے داماد مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب اور ۔۔۔ مقیم اپنے بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ • ـــ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ دمہ کی شدید تکلیف سے دوچار ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ • ـــ مکرم عبدالرشید لالہ صاحب کلکتہ کے بیٹے عزیز طارق احمد (عمر ۱۶ سال) کا ۔۔۔ نرسنگ ہوم میں عنقریب دل کا آپریشن ہونے والا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور عزیز کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • ـــ مکرم محمود احمد صاحب سہگل کلکتہ اپنی والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں بخش الہٰی صاحب سہگل جن کا ہمکشن سے انفکشن ہو جانے کی وجہ سے گذشتہ دنوں آپریشن ہوا ہے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • ـــ مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب بمبئی جنہیں جرمنی سے ٹریننگ مکمل کر کے واپس آنے پر کمپنی نے پروڈکشن آفیسر مقرر کیا ہے موصوفہ فرائض کی باحسن انجام دہی کی توفیق پانے کے لئے۔ • ـــ مکرم نعیم احمد صاحب ڈار اونتہ گام (کشمیر) دینی و دنیوی ترقیات اور خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے۔ • ـــ قارئین کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں ـــ (ادارہ)

## وقف جدید فولڈر کارڈ آنے پر مفت!!

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش کا مرتب کردہ فولڈر دو قمری میں سورج اور چاند گرہن کی نشان کا جو تھا ایڈیشن کئی ہزار کی تعداد میں نہایت خوبصورت شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس فولڈر میں امام مہدی آخرالزمان کی بعثت کا مقام، اُس موعود کی جماعت، اُس کا ذاتی نام، اُس کی صداقت کے لئے چاند سورج گرہن کا نشان اور مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے دعویٰ صداقت پر مشتمل حلفیہ بیان اثر انگیز ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ جو مجالس یہ فولڈر حاصل کرنا چاہیں ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوا سکتی ہیں۔

محمد شمس الدین فضل قائد مجلس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ افضل گنج حیدرآباد ـــ ۱۲

# مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قابلِ قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:

۱ ـــ امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔

۲ ـــ امیدوار اردو عربی پڑھ لکھ سکتا ہو۔

۳ ـــ امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۶۲ ہش (۲۴ ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہو جائے گی۔

خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر کے اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلقہ امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

# منظوری نائب امیر کلکتہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کلکتہ کے لئے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے کو نائب امیر کلکتہ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۴ء ایک سال کے عرصہ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمت کی توفیق دے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

## تصحیح

فہرست انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ اسلام آباد بیج بہاڑا میں صدر جماعت کے عہدہ کے لئے سہواً مکرم عبدالعظیم صاحب کا نام شائع ہوا ہے جبکہ اس عہدہ کے لئے مکرم عبدالحفیظ صاحب کے نام کی منظوری دی گئی ہے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

## شکریہ احباب

محترم قریشی محمد صادق صاحب احمدی شاہجہانپور کی اچانک وفات پر ہمیں بہت سے احباب جماعت کی طرف سے اظہار تعزیت پر مشتمل خطوط اور ٹیلیگرام موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فوری طور پر فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ لہٰذا ان سطور کے ذریعہ ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعاؤں کے خواستگار ہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلندیٔ درجات سے نوازے اور ہم سب کو اس سانحہ ارتحال پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مسرز احمدیہ ہینڈ کمپنی شاہجہانپور

**بدر کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے!**

# مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲ ر ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ، جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں۔ اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جلد از جلد ارسال فرما دیں۔

دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

## مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

# سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴ ر ۱۵ ر ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک۔ ہفتہ اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۴ء کی بھی منظوری مرحمت فرمادی ہے یہ انتخاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کی مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر پچیس پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکیں۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر الگ بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۳ ر اور ۴ ر ستمبر ۱۹۸۳ء بروز سنیچر اتوار بمقام آسنور (کولگام) کشمیر منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ مجالس صوبہ کشمیر زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شریک کریں اور جملہ خدام سے چندہ اجتماع وصول کریں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔ اس سلسلے میں درج ذیل پتہ جات پر خط و کتابت کی جا سکتی ہے:-

۱۔ میر عبد الرحمٰن قائد علاقائی حلقہ نمبر ۱ یاری پورہ اسلام آباد کشمیر ۱۹۲۲۳۲

۲۔ ڈاکٹر فاروق احمد صاحب قائد علاقائی حلقہ نمبر ۲ معرفت احمدیہ مسجد میونسپلٹی روڈ۔ سرینگر ۱۹۰۰۰۱

Municipality Road Srinagar 190001

۳۔ بشارت احمد ڈار قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کولگام کشمیر

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# تاریخوں میں تبدیلی

## تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

### مورخہ ۲۲ ر ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

"تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس لئے اب مورخہ ۱۸ ر ۱۹ ر اکتوبر کی بجائے یہ کانفرنس مورخہ ۲۲ ر ۲۳ ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش بروز ہفتہ اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

## بمقام یاری پورہ کشمیر

احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر و صوبائی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات درج ذیل پروگرام کے مطابق عمل میں آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے کانفرنس میں شمولیت کی درخواست ہے۔ صدر صاحبان جماعت اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے شامل ہونے والے مہمانان کرام کی تعداد کے بارے میں بروقت اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے کانفرنس و اجتماعات کی ہر جہت سے کامیابی اور اس کے شیریں ثمرات سے متمتع ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ پروگرام درج ذیل ہے:-

۱۔ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس ۲۷ ر ۲۸ ر اگست ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمقام یاری پورہ (کشمیر)

۲۔ اجتماع انصار اللہ ۲۷ اگست ۸۳ء بعد نماز مغرب بروز ہفتہ بمقام یاری پورہ کشمیر

۳۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ۳ ر ۴ ر ستمبر بروز ہفتہ اتوار بمقام آسنور (کشمیر)

۴۔ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۳۱ ر اگست ۸۳ء بروز بدھ بمقام ناصر آباد (کشمیر)

ضروری معلومات کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

عبد الحمید ٹاک صدر صوبائی — غلام نبی نیاز احمدیہ مسلم مشنری

احمدیہ مشاورتی کمیٹی یاری پورہ (کشمیر) — احمدیہ مسجد نزد آئی۔ جی۔ پی آفس سرینگر

المعلن

سنٹرل احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی یاری پورہ ۱۹۲۲۳۲ اسلام آباد (کشمیر)

# صوبہ تامل ناڈو کے تمام علماء کو تحریری مناظرہ کی دعوت

جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے شائع ہونے والے ماہوار تامل رسالہ "راہ امن" بابت ماہ جولائی ۱۹۸۳ء میں صوبہ تامل ناڈو کے تمام علماء کرام اور مسلم اخبارات و رسائل کے مدیران کو مسئلہ وفات مسیح، حیات مسیح علیہ السلام مسئلہ ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوانات پر رسالہ "راہ امن" کے ساتھ تحریری مناظرہ کی دعوت دی گئی ہے اور یہ شمارہ صوبہ کے تمام نامور علماء اور مسلمان مدیران کے نام بذریعہ ڈاک بھجوا کر ان پر ایک مرتبہ پھر اتمام حجت کر دی گئی ہے۔ ہمیں تحریری مناظرہ کی اس دعوت کے سلسلہ میں علماء کرام اور مدیران جرائد کے جواب کا انتظار ہے۔

المعلن: خاکسار:-

محمد عمر مبلغ انچارج مدراس و ایڈیٹر "راہ امن"

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ"
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے ۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب : تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد ۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۔ ۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
23 - 5222 }
25 - 1652 } ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں !!

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C. I. T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین ۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس ۔ بریف کیس ۔ سکول بیگ
ایئر بیگ ۔ ہینڈ بیگ ۔ (زنانہ و مردانہ) ۔
ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ۔

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17 - A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA.
P.O. BOX - 4583.
BOMBAY - 400008

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

---

## ارشادِ نبوی ؐ

حَسْبُ امْرِیٍٔ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ

(ابوداؤد)

ترجمہ :- ایک آدمی کے لئے صرف یہی بُرائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل کرے!

محتاجِ دُعا :- یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

---

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے۔" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی ہے جس کی طرف قرآن شریف بُلاتا ہے۔" (سراجِ منیر)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ

پارٹنرز : مدینہ موٹرز

۲۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

---

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.:- MOOSA RAZA
PHONE.:- 605558. } BANGALORE-2.

---

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

ٹک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

---

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹار بون

## سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

---

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

## لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد - (آندھرا پردیش)

---

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے